کیا اسلام میں غلام عورتیں اور غلام مرد جائز ہیں یا نا جائز؟؟؟
جواب اور تفصیل قرآن پاک سے
یاد رہے کہ میں نے پوچھا ہے۔کہ جائز ہیں یا نا جائز یہ نہیں پوچھا کہ اسلام سے پہلے کیا ہوتا رہا۔

تمہید

یاد رکھیں ماملکت ایمانکم کا مطلب ہے۔خواتین ملازمین

اس ایت میں اللہ تعالی نے خواتین ملازمین یعنی ما ملکت ایمانکم کی بات کی ہے۔نعمتوں کی بات کی ہے یعنی سہولتوں تنخواہ ملازمت کی بات کی ہے۔سہولتوں کی بات ہے۔۔جیسا کہ کسی دفتر میں میل ملازمین فی میل سے جیلس ہوتے ہوں۔کہ اس خاتوں کو ترقی نہ ملے کہ کہیں فی میل ترقی کر کے ان سے تنخواہ یعنی روزی میں برابر نہ ہوجائے ۔اللہ تعالیٰ سمجھا رہے ہیں۔

Ayat No 71-سورۃ النحل:Surat No 16

اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں فضیلت دے رکھی ہے، پس جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے خواتین ملازمین یعنی ماملکت ایمانکم کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر نہ ہوجائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں میں جھگڑ رہے ہیں۔
خواتین وحضرات
اپ نے دیکھا کہ اس ایت میں اللہ تعالی نے رزق کی بات کی ہے۔اللہ تعالی نے ان لوگوں کے بارے میں بھی بات کی ہے جن کے پاس بہت رزق ہے۔اور ان کی بھی بات کی ہے جن کے پاس رزق کی شدید کمی ہے۔۔۔اللہ فرماتے ہیں کہ جن کو فضیلت دی گئی ہے وہ یہ روزی اپنے ماملکت ایمانکم یعنی ملازمت شدہ خواتین کو نہیں دیتے۔کہ کہیں وہ اور یہ اس میں برابر نہ ہوجائے تو کیا یہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں جھگڑ رہے ہیں۔
خواتین وحضرات
میرا سوال ہے۔کہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں جھگڑنے والے کون ہیں۔
میں یہاں ایک سچ پر سے پردہ اٹھاؤں گی اور وہ سچ یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے نام نہاد اماموں نے کیا ہے۔انہوں نے عورت کو روزی میں تنگ کرنے کے لیے احادیث گھڑی ہیں اور ان کو معاشرے میں اس طر ح زلیل کر دیا ہے کہ اگر کوئی بھوکی عورت کوئی مر رہی ہو۔تو اس کو جس کو اس معاشرے نے شریف ڈیکلیئر کرتا ہے۔وہ اس کو روزی نہیں دیتا۔اس کے لیے میں ایک مثال دینا چاہوں گی کہ ایک بہت امیر تھا وہ اپنا گھر بنا رہا تھا۔اور وہ میرا رشتہ دار ہی تھا یہ۔میری انکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے۔چند خواتین آئیں جنہوں نے بچے اٹھائے ہوئے تھے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں مزدوری چاہیے ہم مردوں سے زیادہ کام کریں گے۔چاہے اپ ہمیں پیسے کم دے دینا۔مگر اس ادمی نے ان کو کام دینے سے انکار کر دیا۔
خواتین وحضرات
مجھے بتائیں کہ جہاں عورتوں کو مزدوری بھی سر عام نہ ملتی ہو۔جو سر عام مزدوری بھی نہ کر سکتی ہوں۔یہ اور ان کے بچے چور نہیں بنیں گے۔تو کیا بنیں گی ان عورتوں کا کیا ایمان

ہوگا۔ان کے ایمان کی کیا گارنٹی ہے۔ان کی ان تمام تکلیفوں کا ذمہ دارکون ہے اس معاشرے کا مولوی۔جاہل۔۔۔کیا یہ عورتیں دنیا میں زلیل ہوکر وقت گزاریں گی۔اور آخرت میں بھی ان کو مار پڑے گی۔۔۔اور مولویوں کو مارنہیں پڑے گی۔جس نے ان کے جائزروزی کے تمام زریعے بند کردیے تھے۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں جھگڑا کس نے کیا۔امام بخاری نے یہ سوچا کہ مرد اور عورتیں اللہ تعالی کی نعمتوں میں برابر نہ ہوجائیں۔مولویوں کے اماموں نے سوچا اور آج مولوی بھی وہی سوچ رہا ہے۔۔۔اللہ تعالی کی نعمتوں میں جھگڑا کس نے کیا۔نام نہاد اماموں نے کیا۔مفتیوں نے کیا اور مولویوں نے کیا۔یعنی انکے بڑوں نے کیا۔اور انہوں نے ان کے نقش قدم بھی اطاعت کی اور عورتوں کو سہولتیں دینے یعنی نعمتیں دینے کے بجائے وہی وہ ایک پردے والی ایت کو بار بار سنا کر عورتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قید کیا۔ سب عورتوں اور ان کے بچوں کی تکالیف کے زمے دار مزہب کے یہ ٹھیکدار ہیں۔سب کا گناہ ان مولویوں کو ہوگا اور ان کے بڑوں کو ہوگا۔۔انہوں نے اللہ تعالی پر جھوٹ بول بول کر بول بول کر ہر گھر پر ہر گھر میں عورتوں پر چار چار تھانیدار مقرر کیے انہوں نے کہا کہ ایک عورت کی وجہ سے چار مرد جہنم میں جائیں گے۔اور اس طرح ہر گھر میں عورتوں پر چار چار مرد تھانے دار بنائے گئے ان کی زندگی کو تنگ کرنے کے لیے ان کی ازادی کو تنگ کرنے کے لیے۔۔۔ان چار تھانیداروں کے نام یہ ہیں۔باپ۔بھائی۔شوہر۔بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا ایک سوال ہے۔۔۔کیا پورے قرآن پاک میں ایک بھی ایسی ایت موجود ہے۔کہ انسان اپنے علاوہ کسی کے گناہ قیامت والے دن اُٹھائے گا۔یا اس کے جواب دے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہمیں یہی سمجھایا ہے۔کہ ہر انسان اپنے اعمال کا زمہ دار ہے اور جواب دہ ہے۔نہ آپ اپنی اولاد کے جواب دہ ہیں۔اور نہ میں۔۔۔یہاں تک کہ حضرت نوح اور حضرت لوط بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یتیموں کے بارے میں یہ آیات تو واضح سمجھ میں آتی ہیں۔مگر اگلی ایت کی سمجھ نہیں آتی ؟ کیوں۔۔۔

سورہ نساء ایت 2 تا 3 پارہ نمبر 4

اور یتیموں کو ان کا مال دے دو. اور پاک کو ناپاک کے ساتھ مت بدلو. اور نہ ان کا مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر کھاؤ. بے شک. یہ کبیرہ گناہ ہے۔۔۔

خواتین وحضرات !

آئیں اب اگلی آیت دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

یہ ایت اس لیے سمجھ نہیں آتی۔کیونکہ یہ متاشابہ ایت ہے۔

یہ آیت یتیم عورتوں کے بارے میں ہے۔اور یہ ایک متشابہ آیت ہے۔کیونکہ ہر مرد کے پاس یتیم لڑکیوں کو رکھنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔کہ کبھی وہ بے انصافی محسوس کرے تو نکاح کرے۔۔۔یہ ایک متاشابہ یعنی ملتی جلتی ایت ہے۔

سورہ نساء ایت نمبر 3 پارہ نمبر 4

اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیم میں انصاف نہ کرسکو گے۔عورتوں میں سے جو تمہیں پسند ہوں دو دو تین تین چار چار نکاح میں لے آؤ۔پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم ان میں عدل نہیں کر سکتے تو پھر ایک۔ہی نکاح کرو۔۔۔۔یا جو خاتون ملازمہ یعنی ماملکت ایمان ھم ہو۔یہ بات زیادہ قریب ہے سے کہ تم بے انصافی سے بچ سکو۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ معاشرے کے یتیموں کے بارے میں فرماتے ہیں۔یعنی یتیم عورتوں کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور یہ بہت محتاط آیت ہے۔اللہ تعالیٰ اس انسان سے دو بار کہہ رہے ہیں۔کہ اگر تمھیں خوف ہو۔یعنی اگر تمھیں ایسا محسوس ہوتا ہے۔یعنی تمھیں اگر اپنے اور پر یقین نہیں ہے۔کہ تم یتیم عورتوں کا حق ادا نہیں کرسکو گے۔تو پھر تم ایک ہی یتیم عورت سے شادی کرو۔اور اگر تمھیں خود پر اعتماد ہے۔کہ تم یتیموں میں اصاف کرسکتے ہو۔تو پھر دو تین یا چار بھی یتیم عورتین نکاح میں لاسکتے ہو۔اگر تمکو خوف ہو کہ تم سے عدل نہ ہوسکے گا۔تو ایک یتیم عورت سے نکاح کرو۔یا کسی مومن ملازمہ یعنی یعنی ماملکت ایمان ھم سے نکاح کرلو۔ یہ بات زیادہ قریب ہے کہ تم بے انصافی سے بچ سکو۔یعنی ظلم سے بچ سکو۔

خواتین وحضرات !

یہ ایک متشابہ آیت ہے۔جس کی سمجھ ہی نہیں آتی۔کہ کوئی مرد تین چار یتیم لڑکیوں سے کس طرح سلوک کرتا ہے۔ کہ اس سے بے انصافی ہوسکتی ہے۔ظاہر ہے۔یہ تین چار لڑکیاں سگی بہنیں بھی نہیں ہیں۔یہ کون ہیں جن کی کوئی پرورش کررہا ہے۔یہ لڑکیاں اس کی زمہ داری میں کیسے آئیں اور کہاں سے آئیں۔کہ اب اگر انسان سے سلوک میں ناانصافی کا خطرہ ہے۔یہ کس طرح کا سلوک ہے۔یہ لڑکیاں کون ہیں۔کہ وہ ناانصافی سے بچنے کے لیے ان سے نکاح کرے۔یعنی اللہ تعالیٰ نے ناانصافی کر ختم کرنے کے لیے نکاح کا حکم دیا۔حکم دینے کے بعد پھر بے انصافی کا خطرہ ہوا۔تو پھر اپنی بات کو اللہ تعالیٰ نے منسوخ کردیا۔یہ ایک ایسی آیت ہے جس میں مرد انصاف کرنا بھی چاہے۔تو وہ اتنی عورتوں کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکتا۔۔یہ ایک مشتبہ آیت ہے۔اور جس کی پابندی ہم پر نہیں ہے۔اور ہم پر صرف واضح حکموں کی پابندی لازم ہے۔آئیں اس

بات کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے متشابہات اور حکم کو دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیت 7 پارہ نمبر 3

وہی تو ہے۔جس نے آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل کی۔جس کی کچھ آیات حکم ہیں۔اور یہی حکم کتاب کی اصل ہیں۔اور دوسری متشابہات ہیں۔پھر جن لوگوں کے دل میں کجی ہے۔وہ فتنہ انگیزی کی خاطر متشابہات کی اطاعت کرتے ہیں۔اور انہیں اپنے حسب منشا معنی پہنانا چاہتے ہیں۔حالانکہ ان کا صحیح مفہوم اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔اور جو علم میں پختہ ہیں۔وہ کہتے ہیں۔کہ ہم ان متشابہات) پر ایمان لاتے ہیں ۔ساری ہی آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔اور نصیحت تو صرف عقلمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی باتوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں۔اور قرآن پاک سیکھنے کے اصول بتا رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک میں دوطرح کی آیات ہیں۔

ایک قسم اُن آیات کی ہے۔جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے حکم بنایا ہے۔اور یہ قرآن پاک کے اصول ہیں۔اور دوسری قسم کی آیات متشابہات ہیں۔جن کے دلوں میں کجی یعنی ٹیڑھا پن ہے۔یعنی جو لوگ پہلے ہی کسی غلط نظریہ پر یقین رکھتے ہیں وہ ایسی آیات کو اپنے حسب منشا معنی پہنانا چاہتے ہیں۔

خواتین وحضرات

جو حکم ہیں وہ تو صاف سمجھ میں آجاتے ہیں۔ان کے علاوہ بھی جب آپ ایسی آیات پڑھیں جن کی آپ کو سمجھ نہ آئے۔یعنی جس سے آپ شک میں پڑھ جائیں ۔تو اس کے لیے آپ نے صرف اتنا کہنا ہے کہ ان آیات پر ہمارا ایمان ہے۔اس کے علاوہ آپ نے کسی قسم کا مطلب خود سے بنانے یا جوڑنے کی کوشش نہیں کرنا۔یہ فتنہ انگیزی ہے۔جب تک آپ کو اُس آیت کا واضح جواب اور آیات سے مل نہیں جاتا۔یعنی آپ نے صرف اللہ تعالیٰ کے واضح حکم پر عمل کرنا ہے۔جبکہ متشابہہ آیات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا۔کہ ان کے لیے صرف اتنا کہنا ہے۔کہ ہم ان متشابہات) پر ایمان لاتے ہیں ۔ساری ہی آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں۔اور نصیحت تو صرف عقلمند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

نام نہاد امام جن کے دلوں میں فتنہ انگیزی تھی۔۔انہوں نے ایسی احادیث گھڑیں۔جن کے زریعے وہ یہی سمجھاتے رہے کہ اس ایت میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو چار شادیوں کی اجازت یا حکم دیا ہے۔حالانکہ اس ایت میں نہ کوئی اجازت ہے نہ حکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب حکم والی آیت دیکھیں یعنی وہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔۔

یتیموں کے بارے میں یہ آیات تو واضح سمجھ میں آتی ہیں۔

سورہ نساء آیات 5 تا 6 پارہ 4

۔اور تم نادانوں کو ان کے مال نہ دو۔جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا قیام بنایا اور تم اس میں سے ان کو کھلاؤ اور پلاؤ۔اور اُن سے اچھی بات کرو۔اور یتیموں کو آزماتے رہو۔حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو۔تو ان کے مال اُن کے حوالے کردو۔اور ان کے بڑے ہوجانے کے خوف سے مال کو جلدی کرتے ہوئے فضول خرچی سے نہ کھاجاؤ۔اور جو کوئی دولت مند ہے۔تو وہ بچتا رہے اور جو محتاج ہو۔تو وہ مناسب طور پر کھائے۔پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنالو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ معاشرے کے یتیموں کے بارے میں فرماتے ہیں۔یعنی یتیم عورتوں اور بچوں کے بارے میں حکم دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔۔۔اور تم نادانوں کو ان کے مال نہ دو۔جن کو اللہ تعالیٰ نے تمھارا قیام بنایا اور تم اس میں سے ان کو کھلاؤ اور پلاؤ۔اور اُن سے اچھی بات کرو۔اور یتیموں کو آزماتے رہو۔حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو۔تو ان کے مال اُن کے حوالے کردو۔اور ان کے بڑے ہوجانے کے خوف سے مال کو جلدی کرتے ہوئے فضول خرچی سے نہ کھاجاؤ۔اور جو کوئی دولت مند ہے۔تو وہ بچتا رہے ۔اس طرح کے کھانے سے۔۔۔۔اور جو محتاج ہو۔تو وہ مناسب طور پر کھائے۔پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنالو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔ان آیات میں تنگ دست آدمی تو یتیم کے مال سے مناسب طور پر کھا سکتا ہے ۔جبکہ دولت مند انسان اس بات سے بچے۔پھر جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو۔تو اس پر گواہ بنالو۔اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لیے کافی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوقسم کی عوتوں کے بارے میں بتایا ہے۔

سورہ مومنون آیات 1 تا 7 پارہ 18

بے شک وہ مومن کامیاب ہوئے وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں۔ اور جو زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنے جوڑے کے یا جو ماملکت ایمانہم میں ہے۔۔۔ تو بے شک ان پر کوئی ملامت نہیں۔ بس جو اس کے سوا چاہے تو وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔۔۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ وہ مومن کامیاب ہیں جو نماز والے ہیں۔ اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں

اور جو زکوۃ ادا کرتے ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنے زوج یعنی جوڑے کے یا جو ماملکت ایمانہم میں ہے۔۔۔ تو بے شک ان پر کوئی ملامت نہیں۔

بس جو اس کے سوا چاہے تو وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔۔۔

ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے دوقسم کی عورتوں کے بارے میں بات کی ہے.

مرد کسی اپنے کسی جوڑے سے شادی بھی کرسکتا ہے۔ اور اس طرح کی عورت سے بھی شادی کرسکتا ہے یعنی جو کہ جاب کرنے والی ہو یعنی کہیں ملازمت کرنے والی ہو. یعنی ماملکت ایمانھم۔۔۔۔۔۔۔

یہ دوقسم کی عورتیں ہیں ایک وہ جو گھریلو خاتون ہے۔ اور دوسری وہ جو ماملکت ایمان ھم ٹائپ کی ہے یعنی جو کسی قسم کی جاب کرتی ہے۔۔۔

یعنی اگر کوئی انسان ان دو میں سے کسی قسم کی عورت سے بھی شادی کرتا ہے۔۔۔ تو ایسی عورت کے ساتھ تعلقات رکھنے میں اس پر کوئی الزام نہیں۔ مگر جو اس کے سوا چاہے تو وہ حد سے بڑھنے والے ہیں۔۔۔

امام بخاری نہیں چاہتا تھا کہ عورت ملازمت میں مردوں کے برابر ہوجائے۔.... کیونکہ وہ عوتوں کا کاروبار کرتا تھا۔ اس نے ساری زندگی نکاح نہیں کیا۔ حالانکہ وہ لوگوں کو سنت کے نام پر نکاح سکھاتا رہا، دراصل وہ ایک شیطان تھا۔

اس ایت کے ذریعے فرقہ پرستوں کا سب سے بڑا جھوٹ کا پول کھل جاتا ہے۔۔۔ کہ ماملکت ایمان ھم کا مطلب لونڈیاں ہے۔۔۔ اس ایت میں اللہ تعالی نے خواتین ملازمین یعنی ماملکت ایمان ھم کی تنخواہ سمیت سہولتوں یعنی نعمتوں کی بات کی ہے۔۔۔ امام بخاری کے دماغ میں دفتر یا کمپنی تو آنہیں سکتی۔ سوائے کسی کے گھر میں برتن دھونے کے۔۔۔۔۔۔

Surat No 16 :سورۃ النحل- Ayat No 71

ترجمہ

اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں فضیلت دے رکھی ہے، پس جنہیں فضیلت دی گئی ہے۔ وہ اپنی روزی اپنے ملازم خواتین یعنی ماملکت ایمان ھم کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر نہ ہوجائیں تو کیا یہ لوگ اللہ تعالی کی نعمتوں میں جھگڑ رہے ہیں۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بہت صلاحیتوں سے نوازہ ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کو بھی بڑی صلاحیتوں سے نوازہ ہے۔ اس صلاحیت سے لوگ جلتے ہیں۔ صلاحیت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اس لیے کسی کی صلاحیت سے انکار اس کو معاشی لحاظ سے برباد کردیتا ہے۔ اور یہی کچھ ہمارے معاشرے نے کیا ہے۔

۔امام بخاری کے دماغ میں دفتر یا کمپنی تو آنہیں سکتی۔ سوائے کسی کے گھر میں برتن دھونے کے۔۔۔۔۔۔۔

یہ جھگڑا کس نے کیا ہے۔ کہ ماملکت ایمانھم پر رزق کے تمام دروازے بند ہیں۔ فرقہ پرست مولویوں نے کہ کہیں وہ ملازمت پیشہ روزی میں مردوں کے برابر نہ ہو جائیں۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات

یہ ساری کاستانی نام نہاد اماموں کی ہے جنہوں نے احادیث کی صورت میں ایسی کتابیں لکھی ہیں۔ جو مدرسوں میں معصوم بچوں کو پڑھائیں جاتیں ہیں۔ جن میں عورتوں کی ہر طرح تذلیل کی جاتی ہے۔ اور ان پر پردے کی آڑ میں معیشت کے سارے دروازے بند کرکھے ہیں۔ ہمارا االمیہ ہے۔ یہ نام نہاد اماموں کی خدمات کی وجہ سے خواتین پر خود داری۔ انا۔ عزت کی کمائی کے سارے دروازے بند ہوچکے ہیں۔ اور اس پر خودکشی کے دروازے بھی بند کرکے اسطرح خواتین پر بھکاریت زنا اور چوری کے دروازے کھل چکے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ خواتین ملازمین کے بارے میں ایمان والوں کو بتا رہے ہیں۔۔۔کہ جب آپ کے آرام کا وقت ہوتا ہے ۔جب اُپ شرٹ وغیرہ اُتار کر آرام کرتے ہیں۔تو اس وقت خواتین ملازمین کو چاہیے کہ وہ اجازت لے کر آئیں۔یہ حکم ان ملازمین کے لیے بھی ہے۔۔جو ابھی بالغ نہیں ہوئیں۔

سورہ نور ایت نمبر 58

اے ایمان والو. تم سے اجازت لیا کریں. وہ جو خواتین ملازم ہیں یعنی ماملکت ایمانکم ہیں. اور وہ جو ابھی تم میں سے بالغ نہیں ہوئیں...تمہارے پاس آنے سے پہلے تین اوقات میں اجازت طلب کر لیا کریں نماز فجر سے پہلے دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اتار کر ارام کیا کرتے ہو عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تینوں اوقات پردے کے ہیں۔ان اوقات کے سوا میں تمہیں گناہ ہے اور نہ انہیں یہ ایک دوسرے کے پاس آتے ہیں اللہ تعالی اپنی ایات کھول کر بیان کرتا ہے بے شک اللہ تعالی بڑی علم والا حکمت والا ہے۔۔۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا. کہ اس ایت میں خواتین ملازمین یعنی ماملکت ایمانکم کے بارے میں اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔۔ . کہ ایمان والے جب تین اوقات میں ارام کر رہے ہوں. تو ماملکت ایمانکم یعنی خواتین ملازمین آنے سے پہلے اجازت لیا کریں. یہ تین اوقات ارام کرنے کے ہیں. ان اوقات کے علاوہ یعنی آرام کے اوقات کے علاوہ ایک دوسرے کے پاس آنے جانے میں کوئی گناہ نہیں۔۔۔اللہ تعالی اپنی ایات کھول کر بیان کرتا ہے بے شک اللہ تعالی علم والا حکمت والا ہے۔۔۔

خواتین وحضرات

اگر ماملکت ایمانکم کا مطلب لونڈیاں ہوتا جیسا کہ فرقہ پرست کہانیاں سناتے ہیں۔تو کیا وہ اجازت لیتیں پھرتیں۔جب مردوں نے کپڑے اتارے ہوتے۔اوو وراس ٹائم کے علاوہ ان پر کوئی پابندی نہ ہوتی۔جبکہ پابندی اس وقت لگ رہی ہے جب مرد آرام کرنے کے موڈ میں ہے۔ماملکت ایمانکم اور جو بالغ نہیں بھی ہیں ان پر بھی پابندی لگ رہی ہے۔کہ آرام کے اوقات میں اجازت لے کر جانا ہے۔جبکہ باقی اوقات میں یہ پابندی موقوف یعنی ختم

عام عورت اور ماملکت ایمانکم میں کیا فرق ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں دو قسم کی عورتوں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ایک آزاد عورت جو کسی قسم کی ملازمت نہیں کرتی۔یعنی عام عورت جیسا کہ میں ہوں۔اور دوسری وہ عورت ہے جس کا نام ماملکت ایمان ھم یا ایمانکم ہے۔جو کسی ہسپتال۔دفتر یا کمپنی یا سکول یا فیکٹری میں کسی بھی قسم کی جاب کرتی ہو۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام سورہ البقرہ کی ایت نمبر 124 میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنایا ہے۔مگر قرآن پاک کے دشمنوں نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے امام کو ریجکٹ کر کے اپنے فرقے بنا کر نام نہاد امام بنا لیے۔جن کا قرآن پاک میں کہیں ذکر نہیں ہے۔ان اماموں نے لوگوں کے ذہنوں میں لونڈی اور عورت کے حوالے سے وہ گند بھرا ہے۔کہ اس گند کو لوگوں کے ذہنوں سے ڈیلیٹ کرنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔ان تمام اماموں کا بڑا امام امام بخاری ہے۔جو عورتوں کو بیچنے کا کام کرتا تھا۔امام بخاری نے خود ساری عمر نکاح نہیں کیا تھا۔اس نے ایسی اجھوٹی احادیث گھڑیں ۔اور اس نے احادیث کی آڑ میں عورت کا تقدس پامال کیا۔کہ لونڈی نامی عورت سے نکاح کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔اور بغیر نکاح کے ہی اس سے سیکس جائز ہے۔اس طرح کی عورت کو آپ کسی دوست کو چند دنوں کے لیے بھی گفٹ کر سکتے ہیں۔اس لونڈی کو شوہر کی وراثت سے کچھ نہیں ملے گا۔یہ عورتیں شوہر کی پراپرٹی کی طرح تقسیم ہوں گی۔امام بخاری نے لونڈی کے کپڑوں پر پابندی لگوائی۔کہ یہ پورے کپڑے نہیں پہن سکتی۔اس کو ننگا رہنے کا حکم ہے نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن پاک میں ایسا کوئی حکم نہیں دیا۔اس طرح بخاری نے احادیث کی آڑ میں عورت کا تقدس پامال کیا۔اور اس کے ذہن کو برباد کر دیا۔۔اور معاشرے کو گالیوں کا معاشرہ بنا دیا۔بلکہ ایک مجرم معاشرے کی بنیاد رکھی۔۔۔آپ خود سوچیں۔کہ اگر کسی لونڈی کو بچہ ہو یا بچی ہو جس کی ماں بغیر نکاح کے رہتی ہو۔جو آئے دن گفٹ میں دی جاتی ہو۔اس عورت یا اس کے بچے کی معاشرے میں کیا عزت ہوگی۔اس بچے یا بچی کے ساتھ معاشرہ کیا سلوک کرے گا۔اور ہاں یہ تو کسی کو یاد ہی نہیں کہ وہ بچہ یا بچی اس معاشرے کا منہ کس طرح توڑے گا۔وہ دیکھنے کے لائق نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج میں قرآن پاک سے آپ کے سامنے وہ تمام آیات رکھوں گی۔تا کہ ان ایات کے ذریعے فرقہ پرستوں کے جھوٹ کے وہ تمام پول کھل جاتے ہیں جو انہوں نے اللہ تعالی پر بنائے ہیں کیونکہ نہ اللہ تعالی نے کافر کی عورتوں کو لونڈیاں بنانے کا حکم دیا اور نہ اپنی عورتوں کو کافروں کے ساتھ رہنے پر قتل کرنے کا کوئی فتویٰ دیا۔

قرآن پاک میں لونڈی کا تصور ہی نہیں ہے۔یعنی ایسی عورت کا کوئی تصور ہی نہیں۔ یہ جھوٹ ہے کہ جنگ میں دوسرے کی عورتوں پر قبضہ کر لیا جائے۔استغفر اللہ۔ بلکہ اللہ تعالی فرماتے ہیں۔اپنی مرضی سے آئی ہوئی عورتوں کا ایمان بھی چیک کیا جائے گا۔ورنہ وہ ان کے شوہروں کو واپس دے دی جائیں گی۔

ان آیات کے ذریعے فرقہ پرستوں کے جھوٹ کے وہ تمام پول کھل جاتے ہیں جو انہوں نے اللہ تعالی پر بنائے ہیں۔۔۔ان میں سے ایک جھوٹ یہ ہے کہ جنگ جیتنے کی صورت میں کافروں کی عورتوں کو تم لونڈیاں بنا لو۔یعنی کہ اپ نے کسی کے بیٹے بھائی یا باپ یا شوہر کو قتل کیا ہے۔اب تم لونڈیاں بنا لو۔کبھی تم رکھو۔کبھی دوست کو گفٹ کرو۔

مجھے صرف ایک بات کا جواب دیں کہ اپ نے کسی کے بیٹے بھائی یا باپ یا شوہر کو قتل کیا ہو۔تو کیا اپ اس کے ساتھ زندگی گزار سکتے ہیں۔بلکہ ایک دن بھی گزار سکتے ہیں۔کیا آپ

اس سے خوف زدہ نہیں ہوں گے۔کیا آپ اس کو اپنی پراپرٹی سمجھ سکیں گے۔۔۔کیا وہ اپ کو چھوڑ دے گی۔جس کے شوہر باپ یا بھائی یا بیٹے کو آپ نے قتل کیا ہو۔وہ کبھی بھی اپ کو نہیں چھوڑے گی۔چاہے اسے سولی پہ کیوں نہ لٹکنا پڑے۔

استغفراللہ۔۔۔۔حقیقت کیا ہے۔۔۔۔آئیں ان ایات میں دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالی نے فرمایا کہ کافرعورت ان کے کافرشوہروں کو واپس لوٹا دیں۔اگر وہ عورتیں ایمان کا دعوی کریں۔تو ان کا امتحان لیں۔یہ نہیں کہا کہ ان کو لونڈیاں بنالو۔اور بغیر نکاح کے اپنے پاس رکھ لو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔پھر اگر تم کو ان کا ایمان معلوم ہوجائے۔تو پھر کافروں کو واپس نہ لوٹائیں کیونکہ یہ ان کے لیے حلال نہیں۔اگر تمہاری بیویاں کافر ہیں تو ان سے تعلق نہ رکھو کیونکہ وہ تمہارے لیے حلال نہیں۔۔یہ نہیں کہا کہ اپنی بیویوں پر مرتد کی سند لگا کر قتل کردو۔نہ اللہ تعالیٰ نے کافر کی عورتوں کو لونڈیاں بنانے کا کہا اور نہ اپنی عورتوں کو کافروں کے ساتھ رہنے پر قتل کرنے کا کوئی فتویٰ دیا۔

سورہ الممتحنہ آیات 10 تا 11 پارہ 28

اے ایمان والو۔جب تمھارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں۔تو پہلے ان کا امتحان لو۔اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔پھر اگر تم کو ان کے ایمان معلوم ہوجائے۔تو انہیں کافروں کو واپس نہ لوٹاؤ۔نہ وہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں۔اور نہ وہ مردان کے لیے حلال ہیں۔۔جو کچھ انہوں نے ان پر خرچ کیا ہو وہ ان کو دے دو۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو۔جب تم ان کے مہران کو دے دو۔اور جو کافرعورتیں ہیں تم ان سے تعلقات نہ رکھو۔اور جو تم نے ان پر خرچ کیا ہے۔وہ ان کافروں سے لے لو۔اور وہ کافر بھی مانگ لیں۔جو انہوں نے خرچ کیا ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔وہ تمھارے درمیان فیصلے کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ بڑی علم والا حکمت والا ہے۔اور اگر تمھاری عورتوں میں سے کوئی عورت کافروں میں رہ جائے۔تو غنیمت سے لے لو۔ان کو اس مال سے اتنا دے دو۔جتنا کہ انہوں نے ان پر خرچ کیا تھا۔اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو۔ جس پر تمھارا ایمان ہے۔

خواتین وحضرات

امام بخاری نے خود ساری عمر نکاح نہیں کیا تھا۔مگر لوگوں کو سنت کے نام پر چار چار شادیوں کی تفصیل بتا گیا۔حالانکہ قرآن پاک کی جس آیت سے استدلال کیا جاتا ہے،وہ آیت ایک متاشبہ ایت ہے۔جس میں نہ پتہ چلتا ہے۔کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں ہے نہ پتہ چلتا ہے کہ عام عورت کے بارے میں ہے۔نہ پتہ چلتا ہے کہ ملازم عورت یعنی ماملکت کے بارے میں ہے۔۔۔۔مگر بخاری نے رسول ﷺ کے نام پر جھوٹی وحی یعنی احادیث گھڑ کر قرآن پاک کو پس پشت ڈال دیا۔اور لونڈی اور حوروں کے نام پر ایسی کہانیاں گھڑیں اور چار شادیوں پر ایسی کہانیاں گھڑی ہیں کہ کوئی بھی شریف انسان اپنے بچوں کے سامنے جنت میں جانے کی دعا نہیں کرسکتا۔کہ کہیں بچے یہ نہ کہیں۔کہ اُوئے یہ ابا کہاں جانے کی دعا مانگ رہا ہے۔۔۔۔

میرا ایک سوال ہے۔نام نہاد امام کے پجاریوں سے کہ

وہ کون سی ایت ہے۔جس میں اللہ تعالی نے کہا ہے کہ جنگ کی حالت میں کافروں کی بیویاں تم اغوا کر کے لے آؤ۔تو وہ تم پر حلال ہیں یعنی وہ بغیر نکاح کے تمھارے ساتھ زندگی گزار سکتی ہیں۔۔اور پھر نام نہاد اماموں نے بے شمار احادیث بنا کر اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر جھوٹ بولے۔اور اللہ تعالیٰ پر اور رسول ﷺ پر بہتان بنائے اور لوگوں کو گمراہ کیا۔وہ ایات پیش کی جائیں جن کی تشریح اتنی احادیث ہیں۔۔۔کیونکہ مجھے تو سارے قران پاک میں ایسی کوئی ایک ایت نظر نہیں ائی۔۔انشااللہ میں ساری آیات سامنے لاؤں گی۔جس میں ماملکت ایمانکم کی تفصیل بتائی گئی ہے کہ یہ کون ہیں۔۔

فرقہ پرست کہتے ہیں کہ احادیث میں لکھا ہے۔۔کہ کافروں سے اور مشرکوں سے جب جنگ ہو۔تو ان کی بیویاں کو اور ان کی بیٹیوں کو اغوا کر کے ان کو باندیاں بنالو۔اور ان کے ساتھ نکاح کے بغیر رہو۔۔جب کہ اللہ تعالی قران پاک میں فرماتے ہیں کہ مشرکہ عورت سے نکاح نہ کرو۔چاہے وہ تمہیں کتنی ہی پسند کیوں نا ہوں۔ بلکہ کسی مومن ملازمہ سے نکاح کرلو۔اسی طرح عورتوں سے فرمایا کہ کوئی مشرک مرد کتنا ہی پسند کیوں نہ ہو۔اس سے نکاح نہیں کرنا بلکہ کسی مومن ملازم سے نکاح کرلو۔اس لیے کہ ایسا کرنے سے گھر میں ایک کشمکش پیدا ہوجاتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔وہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اپنی اجازت سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔اور وہ لوگوں کے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ کبھی بھی کسی مشرک عورت کو نکاح یا بنا نکاح کے رکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔جیسا کہ مولوی مشرک لونڈیوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ بغیر نکاح کے رہ سکتے ہیں۔۔سب جھوٹ کہتے ہیں۔۔

سورہ البقرہ آیت نمبر 221 پارہ 2

ترجمہ

اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں اور ملازمہ یعنی ولا آمہ ایک مشرکہ سے بہتر ہے۔اگر چہ مشرکہ تمہیں اچھی لگے۔اور مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو۔یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں اور مومن ملازم یعنی عبد مشرک سے بہتر ہے۔اگر چہ مشرک تمہیں اچھا لگے۔وہ لوگ آگ کی طرف بلاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اپنی

اجازت سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔اور وہ لوگوں کے لئے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے۔تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ کبھی بھی کسی مشرک عورت کو نکاح یا بنا نکاح کے رکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔جیسا کہ مولوی لونڈیوں کے بارے میں کہتے ہیں۔سب جھوٹ کہتے ہیں۔۔ اللہ تعالیٰ نے اس منافق مشرک امام بخاری کو ایسا عذاب دے گا۔جس نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے برا سوچنے پر مجبور کیا۔۔اور یہ کام اج کل بخاری کے پجاری یعنی مولوی حضرات کر رہے ہیں۔

جبکہ

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں چار قسم کی عورتوں کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ایمان والی مشرک اور منافق۔کافر۔۔۔۔۔۔۔

سورہ فتح ایات 4 تا7

وہی تو ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکون دیا. تا کہ وہ اپنے ایمان میں مزید بڑھ جائیں... اور زمین اور اسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں. اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے.... تاکہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں ہیں.. جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے... ان سے ان کے گناہ کو دور کر دے گا اور یہ. اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے. اللہ تعالیٰ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو مشرک مردوں کو اور مشرک عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں یعنی. برا سوچتے ہیں.. انہیں پر برا وقت انے والا ہے. اور ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو. اور ان پر لعنت ہو.. اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے . اور زمین اور اسمانوں کے تمام لشکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور. اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے

خواتین وحضرات

احادیث کی دنیا یعنی فرقہ پرستی کی دنیا میں عورتوں کے ساتھ دشمنی یہ کی گئی ہے۔کہ نام نہاد اماموں نے عورتوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ایک آزاد اور دوسری خریدی گئی عورت۔یعنی لونڈی

جو کہ آزاد عورت کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔ اور غریب عورت کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔غریب عورت کو غلامی کے نام پر دکھایا جاتا ہے احادیث کے ذریعے۔اس کا پردہ ختم کر کے اس کو ننگا رہنے کا حکم دیا گیا اور بغیر نکاح کے سیکس کی اجازت دی گئی۔صرف امیر مرد کو خوش کرنے کے لیے۔یہاں تک کہ وہ مرد اس عورت کو کسی کو بھی گفٹ کر سکتا ہے۔اس عورت کو باندی کے نام پر قید کر دیا گیا۔کہ وہ کبھی ایک کی غلام رہے گی۔کبھی دوسرے کے غلام رہے گی۔پھر اس کو گفٹ کے طور پر اگلا بندہ تحفہ بھی دے سکتا ہے۔اس طرح ایک انسان کو غلام کر دیا گیا۔اسی طرح دوسری عورت جس کو آزاد عورت کہتے ہیں۔اس کو پردے کے نام پر قید کر دیا گیا۔محرم اور نامحرم کے چکر میں ڈال دیا گیا۔حالانکہ محرم اور نامحرم کا تعلق صرف نکاح کے ساتھ ہے۔ اس طرح عورت کو دو قسموں میں تقسیم کر کے اس کو قید کر دیا گیا۔اور اس پر معیشت کے دروازے اور تعلیم کے دروازے بند کر دیے گئے۔اس طرح تو عورت کبھی بھی نہ اسلام کو سمجھ سکتی ہے نہ ایمان کو سمجھ سکتی ہیں۔اللہ تعالیٰ پورے قران پاک میں فرماتے ہیں کہ قران پاک اور پہلی کتابوں پر ایمان لاو۔مگر فرقے بنانے والے قران پاک کے بعد نام نہاد اماموں کی لکھی ہوئی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں۔۔ہم وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانتے تو قران پاک پر ایمان لاتے اور پہلی کتابوں پر ایمان لاتے۔اگر ہم واقعی ایسا ایمان لانے والے ہوں۔تو ہم دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ملکہ صبا دکھائی ہے۔حضرت مریم کے کردار کو دکھایا ہے۔حضرت موسی علیہ السلام کی والدہ اور بہن کا کردار دکھایا ہے فرعون کی بیوی کا کردار دکھایا ہے۔۔لوط علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی بیوی کے کردار کو دکھایا ہے۔جس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایمان کے لیے اسلام کے لیے کوئی رشتہ درمیان میں نہیں آ سکتا۔۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔اور جنت میں جانے کی جو ضمانت ہے۔وہ ایمان ہے۔۔اللہ تعالیٰ قران پاک میں فرماتے ہیں کہ کسی کو اس طرح کہنے سے نہیں چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ ایمان لایا۔جب تک کہ اس کی آزمائش نہ کی جائے گی۔جیسا کہ ہم سے پہلے لوگوں کی ازمائش کی گئی تھی۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہرگز نہ تو کسی عورت کو چھوڑا جائے گا نہ کسی مرد کو چھوڑا جائے گا کہ وہ یہ کہہ دے کہ میں ایمان لایا۔قرآن پاک کی سورہ انمل کی ایت 84 دیکھیں۔جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کو قیامت والے دن اس لیے عذاب کی سزا دی جائے گی کہ وہ اپنے علم سے قرآن پاک کا احاطہ نہیں کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا بیان کیا ہے۔یعنی وہ قرآن پاک سے جانچے بغیر ہی اللہ تعالیٰ کی ایات کو جھٹلا دیتے تھے۔۔میرا ایک سوال ہے کہ جو خواتین ان پڑھ ہیں۔جو اپنے علم سے قرآن پاک نہیں سمجھ رہی۔اس کا گناہ کس کے سر ہے۔۔۔کیا اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی مقصد کے ہی قرآن پاک نازل کیا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے۔کہ ان عورتوں کو ایمان کے بارے میں نہ جاننے کا گناہ مولوی کے سر جاتا ہے۔کیونکہ عورتوں کی تعلیم کے راستے میں مولوی رکاوٹ ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی عورت مشرکہ ہو یا کافر ہو یا منافق ہو وہ جنت میں نہیں جا سکتی جب تک کہ وہ ایمان کے تقاضے نہ پوری کرتی ہو۔ظاہر ہے کہ اس کے لیے تعلیم کی ضرورت ہے۔۔۔کہ وہ ایمان اور کفر۔ایمان اور منافق۔ایمان اور شرک۔

فرقہ پرست نہ صرف عورت کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ بلکہ اس کی ملازمت کے بھی خلاف ہیں۔جس کا اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن پاک میں زکر کیا ہے۔اس ملازمت پیشے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مامملکت کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو مرد کماتے ہیں وہ مردوں کا حصہ ہے اور جو عورتیں کماتیں ہیں وہ ان کا حصہ ہے۔۔

حقیقت تو یہ ہے۔ جو آیات ملازمت پیشہ مرد و خواتین کے لیے آئیں تھی۔۔کہ وہ کسی ادارے میں کام کریں۔جن کا تعلق ہماری معیشت سے ہو۔۔۔ان کے کیا حقوق

ہیں۔۔ان آیات کو نام نہاد اماموں نے غلام مرداور غلام عورتوں سے منسوب کردیا۔جن کی کوئی سوچ نہیں ہوسکتی۔۔۔جو جانوروں کی طرح ساری زندگی غلام بن کرر ہیں جن کو گفٹ کے طور پر کسی کو دیا جاسکتا ہے۔۔اور ایسے لوگ غلام ہی مریں۔جبکہ جتنے بھی رسول آئے۔انہوں نے ایک رب کی بندگی اور فرمابرداری کا حکم دیا یعنی اسلام کا حکم دیا کہ ہم کسی کی غلامی نہ کریں۔۔۔اس کے لیے حضرت موسی علیہ السلام نے غلام قوم کو فرعون سے آزاد کروایا اور ایک رب کی بندگی اور فرمابرداری کا حکم دیا۔۔یعنی انہیں مسلم بنایا۔اور فرمایا کہا گر تم مسلم ہو تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔۔۔۔۔

یہ ایت ان لوگوں کے لیے ہے۔جو کہتے ہیں کہ عورت ملازمت نہیں کرسکتی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عورت کی کمائی میں عورت کا ہی حصہ ہے۔

) سورہ نساء آیات 29 تا 31 پارہ 5

اے ایمان والو۔آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔مگر صرف آپس میں باہمی رضامندی کی تجارت سے اور ایک دوسرے کا قتل نہ کرو۔بے شک اللہ تعالیٰ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔اور جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا۔تو ہم جلد ہی اس کو آگ میں ڈالیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کرنا نہایت آسان ہے۔اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا گیا ہے۔پرہیز کرو۔تو ہم ضرور تمھارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے۔اور تم کو ایک باعزت مقام میں داخل کریں گے۔اور اللہ تعالیٰ نے تم کو جس چیز میں سے تم کو ایک دوسرے پر جو فضیلت دی ہے۔اس کی تمنا نہ کیا کرو۔مردوں کے لیے وہی حصہ ہے۔جو وہ کمائیں۔اور عورتوں کے لیے وہ حصہ ہے جو وہ کمائیں۔اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔

خواتین وحضرات

ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے مرد کی کمائی اور عورت کی کمائی کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بات چیت کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ۔یعنی کہ اپنی اپس کی رضامندی کی تجارت سے کھاؤ۔ایک دوسرے کا قتل نہ کرو اور جو سرکشی اور ظلم سے ایسے کرے گا۔تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم اس کو جلد ہی آگ میں ڈالیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کرنا نہایت اسان ہے۔

ان ایات میں اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے درمیان جو تعلقات ہیں کہ یہ اپس کی رضامندی سے گھر کے اخراجات وغیرہ کا اپس میں تبادلہ خیال کرکے ذمہ داری اٹھاسکتے ہیں .اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو مرد کماتا ہے۔تو وہ اس کا حصہ ہے اور جو عورتیں کماتی ہیں۔تو وہ اس کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔۔۔۔۔۔

فضل پیسے کو کہتے ہیں خوشحالی کو کہتے ہیں دولت کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے فضل طلب کرو

ہمارے ہاں زبردستی سے عورت کی تنخواہ پر قبضہ کیا جاتا ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی کی حالت میں رہتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ نے ان باتوں سے منع کیا ہے۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپس کی رضامندی کی تجارت سے یہ کام کرو۔

تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس چیز میں تم کو ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اس کی تمنا نہ کیا کرو.

خواتین وحضرات

جتنا میں نے دیکھا ہے تو عورتوں کے ساتھ جاب کرنے کے سلسلے بہت زیادتی کی جاتی ہے کہ مولوی طبقہ اس سے جیلس بھی ہوتے ہیں۔اس کی کمائی پہ بھی نظر ہوتی ہے اور ایک عورت سے جو ہمارے معاشرے میں کام کرتی ہے وہ زیادہ ذلیل ہوتی ہے۔اگر وہ خوبصورت ہے تو بھی جلتے ہیں۔

ویسے بھی جھوٹی احادیث لکھنے والوں نے عورتوں کے ساتھ ہمیشہ سے دشمنی کی ہے اور عورتوں کی جو قابلیت ہے۔اس کو تسلیم کرنے سے فرقوں کا مولوی انکار کرتا ہے وہ عورت پر جا بجا پابندیاں لگاتا ہے اور اس طرح جو ٹیلنٹڈ یعنی باصلاحیت جو خواتین ہوتی ہیں جو اپنے گھر کے لیے بہت کچھ کرسکتی ہیں ان کو اپاہج کرکے رکھ دیا ہے۔۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ غریب مرد کو شادی کی اجازت نہیں دیتے۔جب تک کہ وہ امیر نہ ہو جائیں۔ان کو صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ غریب مرد کو شادی کی اجازت نہیں دیتے جب تک کہ وہ امیر نہ ہو جائے۔اللہ تعالیٰ انہیں صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ہاں صرف اس صورت میں اگر کسی کو گناہ میں پڑ جانے کا خوف ہو۔تو اپنے کسی ماتحت ماملکت ایمانکم یعنی ملازمہ سے ان کے گھر والوں کی اجازت سے نکاح کرسکتے ہیں۔

تو کسی ملازمت پیشہ سے ان کے گھر والوں کی اجازت سے شادی کرسکتا ہے۔۔تاکہ مرد پر بوجھ کم پڑے۔۔حدیث جو قران پاک پر حاکم بنائی گی ہیں ان میں یہ کہا گیا ہے کہ پیسہ عورت کی قسمت سے اتا ہے۔اگر کوئی غریب مرد ہے تو وہ پھر دوسرا نکاح کرلے۔پھر بھی غربت ختم نہیں ہوتی تو تیسرا کرلے پھر بھی غربت ختم نہیں ہوتی تو چوتھا کرلے۔۔پیسہ عورت کی قسمت سے اتا ہے۔استغفر اللہ جب کہ اللہ تعالیٰ غریب ملازمت پیشہ ادمی کو کسی ملازمت پیشہ خاتون سے ہی شادی کی اجازت دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ آزاد مومنہ سے نکاح کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔تو وہ ان کے گھر والوں کی اجازت سے مومنہ ملازمہ سے نکاح کریں۔

Ayat No 25-سورۃ النساء:Surat No 4

سورہ نساء آیت 25 پارہ 5

ترجمہ

اورتم میں سے جوکوئی مالی لحاظ سے استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ آزاد مومن عورتوں سے نکاح کرے۔تو مومن ملازمہ یعنی ماملکت ایمانکم میں سے کسی ملازمہ سے نکاح کرلے۔ جن کے مالک تم ہو۔یعنی جن کے تم افسر ہو۔اوراللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کوزیادہ جاننے والا ہے۔تم ایک دوسرے سے ہو، چنانچہ اُن کے گھر والوں کی اجازت سے اُن کے ساتھ نکاح کرلواوراُن کے مہر اُن کواچھے طریقے سے ادا کردو، جب کہ وہ نکاح میں لائی گئی ہوں، بدکاری کرنے والی نہ ہوں۔اورنہ ہی چھپے دوست بنانے والی ہوں، پھر جب وہ نکاح میں لائی جاچکیں تواگراس کے بعدوہ بے حیائی کریں تو اُن کی سزا آزاد عورتوں سے نصف ہے۔یہ اس کے لئے ہے جوتم میں سے گناہ میں پڑنے سے ڈرے اور یہ کہ تم صبر کروتوتمہارے لیے بہتر ہے اوراللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا،نہایت رحم والا ہے۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے ماملکت ایمانھم کا نکاح کرنے کا حکم دیا۔۔۔یہ نہیں کہا کہ اس کوبغیر نکاح کے تم خود ہی رکھ لو۔

ایت نمبر32

سورہ نورایت نمبر32 پارہ نمبر18:

اوراپنے میں سے بیوہ عورتوں کے بھی نکاح کردیا کرو۔اوراپنے صالح نوکراور ماملکت ایمانکم یعنی نوکرانیوں کے بھی نکاح کردیا کرو۔اگر وہ مفلس ہوں گےتواللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے خوشحال کردے گااوراللہ تعالیٰ وسیع علم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بااختیارانسان یعنی مالک کویعنی ایک مالدارشخص کوجوامیر ترین بندہ ہے۔اس کوحکم دیا ہے۔۔کہ وہ اپنے ماں باپ رشتہ داروں اور جواس کے ماتحت کام کرتے ہیں اپنی خواتین ملازماؤں یعنی ماملکت ایمانکم سب کے ساتھ احسان کرو۔

Surat No 4:سورۃ النساء-Ayat No 36

اوراللہ تعالیٰ کی بندگی کرواوراس کے ساتھ کسی کوبھی شریک نہ بناؤاوروالدین کے ساتھ احسان کرو۔اوررشتہ داروں اوریتیموں اورمسکینوں اوررشتہ دارہمسایوں اوراجنبی ہمسایوں اور پہلو کے ساتھی اورمسافر کے ساتھ اورجوتمھاری مومن ملازمائیں یعنی ماملکت ایمان کم ہیں۔۔۔یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جواکڑنے والا،فخر کرنے والا ہو۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ باقی رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ ماملکت ایمانکم کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔یہ نہیں کہا کہ اسے بغیر نکاح کے ہی رکھ لو۔۔۔۔

اورجولوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے... اللہ تعالیٰ انہیں پاک دامن رہنے کا حکم دے رہیں ہیں۔جب تک کہ ان کے مالی حالات درست نہ ہوجائیں۔

سورہ نورکی ایت نمبر33 کا پہلا حصہ ہے۔پارہ18

اورجولوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے... انہیں چاہیے کہ وہ پاک دامن رہیں. یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کواپنے فضل سے غنی کردے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت سے ہمیں پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کوجو غریب ہوں ۔۔ان کو پاک دامن رہنے کا حکم دے رہے ہیں۔جب وہ امیر ہوجائیں توتب نکاح کریں۔ورنہ وہ پاک دامن رہیں۔۔۔

اورجولوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے... اللہ تعالیٰ انہیں پاک دامن رہنے کا حکم دے رہیں ہیں۔جب تک کہ ان کے مالی حالات درست نہ ہوجائیں۔جبکہ خواتین ملازماؤں سے مکاتبت کی بات ہورہی ہے۔۔اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ بغیر نکاح کے تم ہی رکھ لو

سورہ نورآیت33 پارہ نمبر18

ترجمہ

اور جونکاح کی استطاعت نہ پائیں۔وہ پاک دامن رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے۔اورتمہاری خواتین ملازمائیں یعنی مالملکت ایمانکم میں سے جو مکاتبت چاہتی ہیں یعنی معاہدہ چاہتی ہیں،اگرتم ان میں کوئی بھلائی جانتے ہوتو اُن سے مکاتبت کرلو۔یعنی معاہدہ کرلو۔۔اوراُن کواس مال میں سے دو۔جواللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔اوراپنی خواتین ملازماؤں یعنی مالملکت ایمانکم کواگروہ پاک دامن رہنا چاہتی ہوں۔توبدکاری پرمجبورنہ کروکہ تم دنیا کی زندگی کا کچھ فائدہ حاصل کرواورجوشخص ان کومجبورکرے گا تو اُن کی مجبوری کے بعد یقیناً اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا ،نہایت رحم والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ اس آیت سے ہمیں پتہ چلا کہ کہ خواتین ملازماؤں سے معاہدہ کرنے کا حکم ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ بغیر نکاح کے زنا جائز ہے۔بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے منع کیا کہ اسے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔اگر خدانخواستہ ایسی کوئی صورتحال پیش آتی ہے۔توملازم پیشہ خاتون کو گناہ نہیں ہوگا۔

عورتوں میں سے آزاد عورتیں سوائے مومن ملازماوں یعنی مالملکت ایمانکم کے ۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس نے تمھارے لیے حلال کردیں ہیں۔جوان کے علاوہ ہیں۔کہ تم ان کو اپنے مالوں کے بدلے طلب کرو۔

اللہ تعالی نے غریب مردوں کو نکاح سے منع کردیا۔جب تک کے ان کے مالی حالات بہتر نہ ہوجائیں۔جبکہ فرقہ پرست احادیث کے ذریعے کہتے ہیں کہ اگر تمہارے حالات بہتر نہیں ہوتے تو پھر دوسری شادی کرو پھر تیسری شادی کرو کیونکہ قسمت عورت کی وجہ سے بنتی ہیں۔
اللہ تعالی نے مالکوں یعنی آفیسروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں۔جب کہ فرقہ پرست کہتے ہیں کہ احادیث میں لکھا ہے کہ مالکوں سے نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی یعنی بنا نکاح کے رہا جاسکتا ہے اور پھر مالک انہیں اگے بھی کسی کو ہدیہ کرسکتے ہیں
استغفراللہ

ایت میں غور کریں کہ اللہ تعالی نے مالکوں کو اپنے ماتحتوں کی ہر طرح ہیلپ کرنے کا حکم دیا ہے۔مگر اس بات سے منع کردیا ہے کہ ان کو بدکاری پر مجبور کیا جائے. اس طرح اگر کوئی عورت مجبوری کے تحت یہ قدم اٹھاتی ہے تو اللہ تعالی اس عورت کو بخشنے والا ہے معاف کرنے والا ہے

Surat No 24 :سورۃالنور- Ayat No 33

سورہ نور آیت 33 پارہ نمبر 18

ترجمہ

اور جونکاح کی استطاعت نہ پائیں۔وہ پاک دامن رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کردے۔اورتمہاری خواتین ملازمائیں یعنی مالملکت ایمانکم میں سے جو مکاتبت چاہتی ہیں یعنی معاہدہ چاہتی ہیں،اگرتم ان میں کوئی بھلائی جانتے ہوتو اُن سے مکاتبت کرلو۔یعنی معاہدہ کرلو۔۔اوراُن کواس مال میں سے دو۔جواللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔اوراپنی خواتین ملازماؤں یعنی مالملکت ایمانکم کواگروہ پاک دامن رہنا چاہتی ہوں۔توبدکاری پرمجبورنہ کروکہ تم دنیا کی زندگی کا کچھ فائدہ حاصل کرواورجوشخص ان کومجبورکرے گا تو اُن کی مجبوری کے بعد یقیناً اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا ،نہایت رحم والا ہے۔

دیکھیں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والی عورتوں کو لونڈی بنانے کا حکم نہیں دیا بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والی عورتوں سے کس طرح بیعت لیتے تھے۔جانچ پڑتال کرتے تھے۔اور اتنی سخت کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتے تھے۔

سورہ الممتحنہ آیت 12 پارہ 28

اے نبی جب مومن عورتیں آپ ﷺ کے پاس آئیں۔توان باتوں پر ان سے بیعت لے لو۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔اور نہ چوری کریں گی۔اور نہ بدکاری کریں گی۔اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان کوئی بہتان بنائیں گی۔اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ ﷺ کی نافرمانی کریں گی۔تو آپ

ﷺ ان سے بیعت لے لیں۔اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بخشش طلب کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین حضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات سے ہمیں پتہ چلا کہ رسول ﷺ نے ایمان والی عورتوں سے یعنی وہ عورتیں جو قرآن اور پہلی کتابوں کو ماننے والی ہوں ان سے یہ وعدہ لیا۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی۔اور نہ چوری کریں گی۔اور نہ بدکاری کریں گی۔اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔اور نہ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان کوئی بہتان بنائیں گی۔یعنی کوئی ایسا بہتان والا کوئی کام نہیں کریں گی۔جس کا تعلق ہاتھ یا پاؤں سے ہو۔اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ ﷺ کی نافرمانی کریں گی۔تو آپ ﷺ ان سے بیعت لے لیں۔اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے بخشش طلب کریں۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کسی فیکٹری میں کیسے کام کرنا ہے۔اور مکاتبت یعنی معاہدہ کیسے کرنا ہے اس کی مکمل تفصیل بتائی ہے۔

اس ایت میں اللہ تعالی نے ملازموں یعنی کنیڈیٹ سے کس قسم کی مکاتبت کی بات کی ہے کوئی بتا سکتا۔مکاتبت کا مطلب ہے۔۔لکھت۔پڑت۔۔۔اس ایت کے ذریعے جو احادیث کی مد میں اللہ تعالی پر الزام لگائے جاتے ہیں۔جھوٹ بولے جاتے ہیں۔اللہ تعالی نے اس ایت کے زریعے تمام بہتان اللہ تعالی سے صاف ہوجاتے ہیں کہ اللہ تعالی اس مرد کو شادی کی اجازت ہی نہیں دیتے جو عورت کے بوجھ اٹھانے کے قابل نہ ہو۔اللہ تعالی اسے فرماتے ہیں کہ پاک دامن رہیں۔جب تک اللہ تعالی ان کو اپنے فضل سے غنی نہ کردے۔۔۔۔۔اس طرح اس ایت میں مکاتبت کی بات ہوئی ہے یعنی کہ وہ غلام یعنی نوکرا ور نوکرانیاں یعنی ملازم جو کسی مالک کے تحت کام کرتے ہیں ان سے مکاتبت کی بات ہے۔کہ جتنا کوئی قابل ہے اس کے مطابق مکاتبت ہوگی۔اس کے لیے مثال دینا چاہوں گی کہ اج کسی کو اگر کمپیوٹر کا تھوڑا کام اتا ہے تو اس طرح کی ہی مکاتبت ہوگی اگر کسی لڑکی یا لڑکے کو کمپیوٹر کا زیادہ کام اتا ہے وہ بھی وہاں نوکری ہی کریں گے نوکر یعنی ملازم ہی ہوں گے۔لیکن ان کی تنخواہوں میں فرق ہوگا۔ان کا ایگریمنٹ ہوگا۔ ایگریمنٹ سب کا الگ الگ ہوگا۔۔۔۔اللہ تعالی پر وہ الزام بھی ختم ہوجاتا ہے جس میں فرقہ پرست کہتے ہیں کہ مالک اپنی ملازمہ کے ساتھ بغیر نکاح کے رہ سکتا ہے۔۔۔اللہ تعالی نے مالک کو منع کردیا ہے کہ وہ اپنی نوکرانی کو یعنی کہ ملازمہ کو بدکاری کے لیے مجبور نہیں کرسکتا۔۔۔اگر کوئی مالک اتنا بدتمیز ہے کہ وہ اپنی کنیز کو یا اپنی ملازمہ کو بدکاری پر مجبور کرتا ہے تو اللہ تعالی اس مجبوری کی وجہ سے اس ملازمہ کو گناہ نہیں دے گا۔

سورہ نور ایت نمبر 33

اور جن کو نکاح کا مقدور نہ ہو۔وہ پاک دامن رہیں۔۔۔یہاں تک کہ اللہ تعالی ان کو اپنے فضل سے غنی کردے۔اور جو ملازمہ یعنی ماملکت تم سے مکاتبت کرنا چاہیں۔۔تو ان سے مکاتبت کرلو۔۔۔اور اللہ نے جو مال تم کو بخشا ہے۔اس میں سے ان کو بھی دو۔۔اور اپنی ملازمہ یعنی ماملکت ایمانھم کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔جو ان کو مجبور کرے گا تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔

اس ایت میں اللہ تعالی نے خواتین ملازمین یعنی ما ملکت ایمانکم کی بات کی ہے۔نعمتوں کی بات کی ہے۔ملازمت کی بات کی ہے۔سہولتوں کی بات ہے۔۔۔

Ayat No 71-سورۃ النحل:Surat No 16

اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں فضیلت دے رکھی ہے، پس جنہیں فضیلت دی گئی ہے وہ اپنی روزی اپنے خواتین ملازمین یعنی ماملکت ایمانکم کو نہیں دیتے کہ وہ اور یہ اس میں برابر نہ ہوجائیں تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں میں جھگڑ رہے ہیں۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا کہ اس ایت میں اللہ تعالی نے رزق کی بات کی ہے۔اللہ تعالی نے ان لوگوں کے بارے میں بھی بات کی ہے جن کے پاس بہت رزق ہے۔اور ان کی بھی بات کی ہے جن کے پاس رزق کی شدید کمی ہے۔۔۔اللہ فرماتے ہیں کہ جن کو فضیلت دی گئی ہے وہ یہ روزی اپنے ماملکت ایمانکم یعنی ملازمت شدہ خواتین کو نہیں دیتے۔کہ کہیں وہ اور یہ اس میں برابر نہ ہوجائے تو کیا یہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں جھگڑ رہے ہیں۔

خواتین وحضرات

میرا سوال ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں جھگڑنے والے کون ہیں۔
میں یہاں ایک سچ پر سے پردہ اٹھاؤں گی اور وہ سچ یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہمارے نام نہاد اماموں نے کیا ہے۔انہوں نے عورت کو روزی میں تنگ کرنے کے لیے احادیث گھڑی ہیں اوران کو معاشرے میں اس طرح زلیل کر دیا ہے کہ اگر کوئی بھوکی عورت کوئی مر رہی ہو۔تو اس کو جس کو اس معاشرے نے شریف ڈیکلیئر کرتا ہے۔وہ اس کو روزی نہیں دیتا۔اس کے لیے میں ایک مثال دینا چاہوں گی کہ ایک بہت امیر تھا وہ اپنا گھر بنا رہا تھا۔اور وہ میرا رشتہ دار ہی تھا یہ۔میری انکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے۔چند خواتین آئیں جنہوں نے بچے اٹھائے ہوئے تھے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں مزدوری چاہیے ہم مردوں سے زیادہ کام کریں گے۔چاہے اپ ہمیں پیسے کم دے دینا۔مگر اس ادمی نے ان کو کام دینے سے انکار کر دیا۔
خواتین وحضرات
مجھے بتائیں کہ جہاں عورتوں کو مزدوری بھی سرعام نہ ملتی ہو۔جو سرعام مزدوری بھی نہ کر سکتی ہوں۔یہ اوران کے بچے چور نہیں بنیں گے۔تو کیا بنیں گی ان عورتوں کا کیا ایمان ہوگا۔ان کے ایمان کی کیا گارنٹی ہے۔ان کی ان تمام تکلیفوں کا ذمہ دار کون ہے اس معاشرے کا مولوی۔جاہل۔۔۔کیا یہ عورتیں دنیا میں زلیل ہوکر وقت گزاریں گی۔اور آخرت میں بھی ان کو مار پڑے گی۔۔۔۔اور مولویوں کو مار نہیں پڑے گی۔جس نے ان کے جائز روزی کے تمام زریعے بند کر دیے تھے۔
خواتین وحضرات
اپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں جھگڑا کس نے کیا۔امام بخاری نے یہ سوچا کہ مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں برابر نہ ہو جائیں۔مولویوں کے اماموں نے سوچا اور آج مولوی بھی وہی سوچ رہا ہے۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں جھگڑا کس نے کیا۔نام نہاد اماموں نے کیا۔مفتیوں نے کیا اور مولویوں نے کیا۔یعنی انکے بڑوں نے کیا۔اور انہوں نے ان کے نقش قدم بھی اطاعت کی اور عورتوں کو سہولتیں دینے یعنی نعمتیں دینے کے بجائے وہی وہ ایک پردے والی ایت کو بار بار سنا کر عورتوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قید کیا۔سب عورتوں اوران کے بچوں کی تکالیف کے زمے دار مزہب کے یہ ٹھیکدار ہیں۔سب کا گناہ ان مولویوں کو ہوگا اوران کے بڑوں کو ہوگا۔۔انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بول بول کر بول بول کر ہر گھر پر ہر گھر میں عورتوں پر چار چار تھانیدار مقرر کیے انہوں نے کہا کہ ایک عورت کی وجہ سے چار مرد جہنم میں جائیں گے۔اور اس طرح ہر گھر میں عورتوں پر چار چار مرد تھانے دار بنائے گئے ان کی زندگی کو تنگ کرنے کے لیے ان کی ازادی کو تنگ کرنے کے لیے۔۔۔ان چار تھانیداروں کے نام یہ ہیں۔باپ۔بھائی۔شوہر۔بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میرا ایک سوال ہے۔۔۔کیا پورے قرآن پاک میں ایک بھی ایسی ایت موجود ہے۔کہ انسان اپنے علاوہ کسی کے گناہ قیامت والے دن اُٹھائے گا۔یا اس کے جواب دے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہمیں یہی سمجھایا ہے۔کہ ہر انسان اپنے اعمال کا زمہ دار ہے اور جواب دہ ہے۔نہ آپ اپنی اولاد کے جواب دہ ہیں۔اور نہ میں۔۔۔یہاں تک کہ حضرت نوح اور حضرت لوط بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوراللہ تعالیٰ نے عورتوں کو کن لوگوں کے سامنے حکم دیا ہے کہ گلے میں دوپٹہ یا چادر نہ پہنیں۔۔

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو کن لوگوں کے سامنے حکم دیا ہے کہ گلے میں دوپٹہ یا چادر پہن لیں۔اوراللہ تعالیٰ نے عورتوں کو کن لوگوں کے سامنے حکم دیا ہے کہ گلے میں دوپٹہ یا چادر نہ پہنیں۔۔
اس ایت میں عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ گلے میں دوپٹہ پہن لیں اوراپنی نظروں کو نیچی رکھیں۔۔باقی اللہ تعالیٰ نے تفسیر بتائی ہے کہ کن لوگوں کے سامنے دوپٹہ وغیرہ پہننے کی ضرورت نہیں۔۔۔
اللہ تعالیٰ نے ایمان والی ان عورتوں کے پردے کے بارے میں بتایا۔۔۔جو مالکہ ہوں جس کے ماتحت مرد عورت کام کرتے ہوں۔۔۔۔۔البتہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے کہا۔کہ زمین پر پاوں مار کر نہ چلیں۔یعنی غرور وتکبر سے نہ رہیں۔۔یعنی اپنی اوقات میں رہیں۔
آیات دیکھیں
سورہ نور ایت 31 اور 32 پارہ 18
ترجمہ
اور آپ مومن عورتوں سے بھی کہہ دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو اس میں سے ازخود ظاہر ہو جائے اور وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنی زینت کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں کے یا اپنے باپ دادا کے یا اپنے شوہروں کے باپ دادا کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنی مالا زمہ یعنی مالملکت ایمانھم یا اپنے خادموں کے یا تابع رہنے والے مرد جو شہوت والے نہ ہوں یا ان بچوں کے لیے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف نہ ہوں اور وہ اپنے پاؤں زور سے زمین پر نہ ماریں کہ ان کی وہ زینت جسے وہ چھپاتی ہیں معلوم ہو۔اوراے مؤمنو! تم سب مل کر اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرو۔تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اللہ تعالی نے غلامی کوختم کرنے کے لیے حضرت موسی علیہ السلام کوفرعون کے مقابلے میں بھیجا

سورہ شعراءآیات 10 تا22 پارہ19

اور جب آپ کے رب نے موسیٰ کو پکارا۔کہ تم ان ظالم لوگوں کے پاس جاؤ۔فرعون کی قوم کے پاس۔کیا وہ ڈرتے نہیں۔موسیٰ نے کہااے میرے رب میں اس بات سے ڈرتا ہوں۔کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے۔اور میرا دل تنگ ہوتا ہے۔اور میری زبان نہیں چلتی۔اسلیے ہارون کو بھیج دیں۔اور میرے ذمہ ان کا ایک جرم ہے۔میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔اللہ تعالیٰ نے کہا۔ہرگزنہیں تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمھارے ساتھ سننے والے ہیں تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ پھر کہو کہ ہم تمام جہانوں کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دو۔فرعون نے کہا کہ کیا ہم نے تمھیں نہیں پالا تھا۔اور تم نے اپنی عمر کے کئی سال ہمارے پاس نہیں گزارے تھے۔اور وہ کام بھی تم نے کیا تھا اور تو تو نافرمانوں میں سے ہے۔موسیٰ نے کہا۔کہ میں نے وہ کام کیا تھا

اور میں بے خبروں میں سے تھا۔میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا۔پھر میرے رب نے مجھے حکمت یعنی تورات دی اور مجھے رسولوں میں شامل کرلیا۔اور جس نعمت کا تو جو احسان جتلا رہا ہے۔کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے غور کیا۔کہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو جواب دیا کہ تو جو احسان جتلا رہا ہے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنالیا تھا۔اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے۔کہ بنی اسرائیل تمھاری عبادت کرتی تھی۔

ہم نے ان مثالوں سے سیکھا کہ عابدون یا عبدت کا مطلب غلامی کے ہیں۔جب ہم نماز پڑھتے ہیں۔تو اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ادا کررہے ہوتے ہیں۔یعنی غلامی کررہے ہوتے ہیں۔اس طرح جب ہم روزہ رکھتے ہیں۔تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی ہی کررہے ہوتے ہیں۔اسی طرح حج بھی اللہ تعالیٰ کی غلامی کا ایک نمونہ ہے۔

) سورہ مومنوں آیات 45 تا47 پارہ18

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو معجزوں اور واضح دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ سرکش لوگ تھے۔وہ کہنے لگے۔کیا ہم اپنے جیسے دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں۔حالانکہ ان کی قوم ہماری غلام تھی۔

خواتین وحضرات

آپ نے غور کیا۔کہ یہاں غلاموں کے لیے عابدون کا لفظ آیا ہے یعنی غلام قوم۔عبد یا عباد کا مطلب ہے۔غلام قرآن پاک کے مطابق اس کا مطلب ہے غلامی۔اس کا ہرگز مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ان کی قوم ہماری عبادت کرتی تھی۔ قرآن پاک کے مطابق اس کا مطلب ہے غلامی۔اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہے۔کہ ان کی قوم فرعون کی عبادت کرتی تھی۔

اللہ تعالی نے قرآن پاک میں جن غلاموں کی گردنیں چھڑانے کا حکم دیا ہے۔اس کے لیے رقاب کا لفظ استعمال کیا ہے۔مگر ہم جن غلاموں کی بات کررہے ہیں۔ان کا نام جو احادیث کی کتابوں میں کنیز ہے باندی ہے لونڈی ہے۔اور غلام ہے ہم ان کی بات کررہے ہیں۔۔جن کے بارے میں فرقہ پرست احادیث سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ لونڈی یعنی باندی یا کنیز کو آپ اپنے دوستوں کو بھی گفٹ کر سکتے ہیں کسی کو بھی گفٹ کر سکتے ہیں۔۔۔۔

ان کو نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی ان کا پردہ بھی مردوں جتنا ہے کوئی قران پاک میں ایسی کوئی ایت نہیں ہے کہ ان کو پردے کی بھی ضرورت نہیں ہے ننگی بھی رہ سکتی ہیں یعنی کہ اس طرح کی کوئی ایت نہیں ہے۔۔۔۔استغفراللہ

کیا آزاد خواتین کو زندگی میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔کہ وہ تمام عمر زندگی کے مسائل سے لڑنے کے بجائے اپنا منہ چھپانے میں گزار دیں گی۔کیا آزاد عورت کو زندگی میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا۔

آزاد عورت کا کیا مطلب ہے۔مجھے تو پورے قرآن پاک میں آزاد عورت کے حوالے سے کوئی احکام نہیں نظر آئے۔

اور کیا

غلام عورت ساری زندگی بغیر نکاح کے مختلف مردوں کے ساتھ گزر بسر کرے گی۔

خبردار یادرکھو کہ

اسلام کا مطلب ہے۔ایک رب کی بندگی کرنا یعنی ایک رب کی غلامی کرنا یعنی ایک رب کی فرمابرداری کرنا۔جو انسان ایک رب کے ساتھ کسی دوسرے کی غلامی کرتا ہے۔وہ مشرک ہے۔اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں شرک کسے کہتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

تو میرا ایک سوال ہے ۔کہ یہ مرد اور عورتیں کون ہیں۔۔۔۔۔۔جن کو اللہ تعالیٰ پاک زندگی دیں گے۔
ان مرد وخواتین کے بارے میں نام نہاد امام اور مفتی سب خاموش ہیں۔جبکہ لونڈی جس کا تذکرہ قرآن پاک میں کہیں موجود نہیں ۔ان کے واقعات منبروں پر سنائے جاتے ہیں۔افسوس

سورہ النحل ایت نمبر 97 پارہ نمبر 14

جس نے صالح عمل کیا ہوگا۔ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو۔تو ہم اسے ضرور پاک زندگی دیں گے۔اور ان کے اچھے اعمال کا انہیں ضرور اجر دیں گے۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے مرد وخواتین کی نشان دہی کر رہے ہیں۔جنہوں نے صالح اعمال کیے ہوں گے۔ان کے اچھے اعمال کے بدلے میں اللہ تعالیٰ پاک زندگی دیں گے۔

خواتین وحضرات

آئیں دیکھتے ہیں۔کہ یہ مرد وعورت جو ایک دوسرے کے دوست ہیں یہ کس طرح کے اعمال کرتے ہیں۔جن کے لیے اللہ تعالیٰ بہت بڑا اعلان کر دیا ہے۔جن کو اللہ تعالیٰ نے جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا دائمی جنتوں کا جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

سورہ توبہ آیات 71 تا 72 پارہ 10

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے ولی یعنی دوست ہیں۔یہ لوگ نیکی کے کام کا حکم کرتے ہیں۔اور برائی سے روکتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں۔اور زکواۃ دیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔اور ان لوگوں پر بہت جلد رحم کیا جائے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بہت غالب حکمت والا ہے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے رمومن مردوں اور مومن عورتوں کو جنتیں دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور پاکیزہ مکانوں کا جو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں ہوں گے۔جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔۔

خواتین وحضرات

مومن کسے کہتے ہیں۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ایمان کسے کہتے ہیں

مومن مرد اور مومن عورتوں کی قیامت والے دن شان دیکھیں۔دھوکے باز اماموں نے لوگوں کو لونڈی اور فرقوں کے چکر میں ڈال رکھا ہے۔اس طرح مولویوں مفتیوں کے دل قرآن پاک سے سخت ہیں۔اور ہم لوگ جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔وہ وقت کب آئے گا۔جب ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور جو سچ نازل ہوا ہے۔اس سے ہمارے دل نرم ہو جائیں اور اس کے آگے جھک جائیں

سورہ الحدید آیات 12 تا 17 پارہ 27

جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے۔کہ ان کے دائیں اور سامنے ان کی روشنی دوڑ رہی ہوگی۔تمھیں آج خوشخبری ہے۔ایسے جنتوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔جہاں تم ہمیشہ رہو گے۔یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔کہ ہماری طرف دیکھو۔ہم تمھارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ان سے کہا جائے گا۔کہ تم واپس لوٹ جاؤ۔اور اپنی روشنی پیچھے تلاش کرو۔پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔جس میں ایک دروازہ ہو گا۔اس کے اندر تو رحمت ہوگی ۔اور اس کا جو ظاہر ہے یعنی بیرونی جانب عذاب ہوگا۔وہ انہیں پکاریں گے۔کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔وہ کہیں گے۔کیوں نہیں۔لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالے رکھا۔اور انتظار کرتے رہے۔اور شک کرتے رہے۔اور تمھاری تمناؤں نے تمھیں دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ پہنچا۔اور دھوکے باز تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتا رہا۔پس آج کے دن نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا۔اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا۔تم سب کا ٹھکانہ آگ ہے۔وہی تمھاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانہ ہے۔جو لوگ ایمان لائے ہیں کیا ان کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت اور جو سچ نازل ہوا ہے۔اس سے ان کے دل نرم ہو جائیں اور اس کے آگے جھک جائیں۔جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی۔پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان بنے ہوئے ہیں۔

خواتین وحضرات

روشنی کسے کہتے ہیں۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیں۔روشنی قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔

احاطہ کتاب

فرقہ پرستی پھیلانے والے یہ مذہب فروش امام اوران کےنظریے طاغوت اورشیطان کے خدمت گزار ہیں۔یعنی یہ اسلام کے منکررب العالمین کے منکر ہیں۔کہ اللہ تعالی نے ان کا قران پاک میں سورہ انعام کی ایت نمبر 159 رسول ﷺ کے ساتھ تعلق ختم کر دیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے۔کہ انہوں نے دین میں فرقے بنائے۔اورلوگوں کو اسلام یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری اور بندگی یعنی غلامی کی تعلیمات سے روک دیا۔اورلوگوں کو اپنے فرقے کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق لونڈی اورلونڈے بازی کی تعلیمات سکھاتے رہے۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات

ہرمدرسہ کسی فرقے کےنظریات پیش کرتا ہے یہ دین اسلام کے خادم نہیں بلکہ طاغوت کے خدمت گزار ہیں۔غور کیا جائے تو روئے زمین پرکوئی بھی مسلم مدرسہ نہیں۔جوانسان کو اس کے دین اسلام یعنی جو اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دین مکمل کیا۔اس کی تعلیمات دیتے ہوں۔فرقہ پرست مدرسے دین کے معاملے میں انسان کو سوچنے کی اجازت نہیں دیتے۔یہ انسان کو بنا سوچے سمجھے عربی میں نماز پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں اور بنا سوچے سمجھے قران پاک پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں اللہ تعالی کے ساتھ ان کا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے

فرقہ پرستوں کے جتنے مدرسے ہیں۔ان کی تعلیمات میں بتایا گیا ہے۔کہ جنگ کی صورت میں دشمن کی بیویوں کو بہنوں کو بیٹیوں کواغوا کرلیا جائے گا۔اور پھر وہ بغیرنکاح کے لوگ تقسیم کرلیں گے۔اور وہ بھیڑ بکریوں کی طرح ان کے ساتھ رہیں گے۔یہ محض ان کا خیال ہے کہ عورتیں ان کے ساتھ بھیڑ بکریوں کی طرح رہیں گی۔جن کے شوہر جن کے بھائی جن کے بیٹے جن لوگوں نے بے دردی سے مارے ہوں۔تو یہ عورتیں ان سے بدلہ لینے کے لیے کافی ہیں۔اس طرح سے بدلہ لیں گی کہ ان کی نسلیں یادرکھیں گی۔

یہ لوگ جوسوچتے ہیں، یہ عورتیں ان کے ساتھ خوشی خوشی رہیں گئی۔یہ ان مولویوں کی جاہلانہ سوچ اور خام خیالی ہے۔اور وہ ایسے بدلے لیں گے جوان کی سات نسلیں بھی یادرکھیں گی۔

یہ میں نے اپ کو حقیقت کا ائینہ دکھایا ہے اگر اپ کہیں کہ نہیں امام نے تو یہ کہا تھا تو بات یہ ہے کہ امام بخاری نے جو کہا تھا اس نے اپنی صرف ایک خواہش کو پوری کرنے کے لیے یہ بات کی تھی۔کیونکہ وہ لونڈیوں کا کاروبار کرتا تھا اور اس نے شادی نہیں کی تھی یعنی زندگی بھر نکاح نہیں کیا تھا۔اور وہ ان لونڈیوں کے ساتھ اپنا گزر بسر بنا نکاح کے کرتا تھا۔اور اس کو جائز کرنے کے لیے اس نے احادیث گھڑی لیں۔چونکہ میں نے پورے قران پاک میں ایسی ایک ایت نہیں پائی جس میں اللہ تعالی نے کہا ہو کہ اپ کسی کی بہن بیٹی کے ساتھ بغیر نکاح کے رہ سکتے ہو چاہے وہ جنگ والی ہو یا ویسے کوئی غریب عورت ہو۔اللہ تعالی نے پورے قران پاک میں ایسی کوئی بات نہیں کی۔اور یہ جس نے اللہ تعالی پر جھوٹ بنایا ہے جھوٹی احادیث کی اڑ میں تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ جلے گا۔

اگر

لوگوں کو دنیا اور اخرت میں سکون چاہیے تو اپنے رب کی پناہ میں اجائیں اللہ تعالی کی کتاب کھول لیں۔اس سے فیصلہ کریں اللہ تعالی کے رنگ میں رنگ جائیں جھوٹی حدیثوں کا لباس اُتار پھینکیں۔یادرکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ کا بہترین رنگ ہے۔

اسی طرح ہمارے معاشرے کا ایک ناسور ہے حلالہ۔ایک عورت کی زرا داستان سنیے وہ کیا کہتی ہے۔وہ کہتی ہے کہ حلالہ کے بعد ایک نئ مشکل نے میں مجھے گھیر لیا ہے۔حلالہ ختم کرنے پر مولانا صاحب امادہ نہیں اور سابقہ شوہر بار بار مجھے کہہ رہا ہے کہ جلدی طلاق لے کر واپس اجاؤ۔بچے تجھے یاد کر رہے ہیں۔میں دونوں کے درمیان پھنس کر رہ گئی ہوں۔شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہوں۔ایک طرف موجودہ شوہر کی توجہ نرمی اور لمبی ریس لگانے کی صلاحیت ہے۔اور دوسرے کے پاس میرے بچے ہیں۔لیکن اس بندے میں احساس نہیں۔قربت نہیں جو ایک عورت کے لیے ضروری ہوتا ہے۔میری پوزیشن یہ ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ میری زندگی میں سہارا بھی ہو۔دل کا اطمینان بھی ہو اور مجھے بتائیں۔کہ میں کس راستے پر چلوں کون سا فیصلہ میرے لیے بہتر ہو گا جس میں مستقبل کی بھلائی بھی ہو۔

خواتین وحضرات

اس کا جواب میں آپ پر چھوڑتی ہوں۔کہ آپ کے خیال میں اس کا درست قدم کون سا ہے۔بچوں کے پاس واپس آجانا اور شوہر کی گالیاں سننا۔یا با اخلاق مرد کے ساتھ رہنا میرا جواب یہ ہے کہ وہ دونوں کو چھوڑ کر اپنے بچوں کے پاس آجائے۔۔صرف اپنے بچوں کو پالے۔کیونکہ اگر ایک عورت سڑک پر بھیک مانگ سکتی ہے۔وہ پڑھ لکھ کرافسر بن کر کیوں نہیں کما سکتی۔اگر عورت گدھا گاڑی چلا سکتی ہے۔تو اپنے بچوں کو گاڑی میں سکول کیوں نہیں چھوڑ سکتی۔اگر عورت کسی گھر میں باتھ روم اور کمرے صاف

کرسکتی ہو۔گندے برتن دھوسکتی ہے۔ وہ سڑک پراپناہوٹل کیوں نہیں چلاسکتی۔۔۔
سوال صرف اتناہے کہ ان فرقہ پرستوں کواگر خطرہ ہے۔تو آزادعورت سے۔غلام یاباندی یافقیرنی سے کوئی خطرہ نہیں۔

خواتین وحضرات

آج میں آپ کو ایک بہت ہی شاندار ملکہ کی کہانی سناتی ہوں۔یہ کہانی کوئی مولوی نہیں سناتا۔کیونکہ اس کی رو سے عورت کی بادشاہت کی دلیل ملتی ہے۔مگرفرقہ پرست نہ قرآن پرایمان لاتے ہیں۔نہ قرآن پاک سے پہلی کتابوں پرایمان لاتے ہیں ۔۔ اس طرح وہ پہلے رسولوں پربھی ایمان نہیں لاتے۔بلکہ وہ قرآن پاک کے بعدنام نہاد اماموں کی لکھی کتابوں پرایمان لاتے ہیں۔یادرہے کہ سلیمان علیہ السلام بھی ایک رسول ہیں۔

ملک سباء نے کس طرح سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی اور اپنے علم اوردانائی کی بدولت شرک سے بچ گئی۔۔۔۔ اسلام لائی اورایمان والی بن گئی۔۔۔

سورہ نمل ایات 20 تا40 پارہ نمبر19

اوراس نے پرندوں کا جائزہ لیاتو کہا کہ کیابات ہے ہدہدنظرنہیں آرہایا۔وہ کہیں غائب ہوجانے والوں میں سے ہے۔میں ضروراسے سزادوں گا۔سخت سزا...یا۔اسے ذبح کرڈالوں گا...وہ میرے سامنے معقول دلیل پیش کرے۔۔اس نے تھوڑی دیربعد کہا۔ کہ میں وہ خبرلایاہوں۔جواپ کومعلوم نہیں ہے..میں آپ کے پاس سباسے ایک سچی خبرلایا ہوں...بےشک میں نے ایک عورت کودیکھاہے جوان پرحکومت کرتی ہے۔اسے ہرچیزدی گئی ہے...اوراس کاتخت بہت بڑاہے...میں نے اس کواوراس کی قوم کواللہ تعالی کو چھوڑکرسورج کوسجدہ کرتے ہوئے پایاہے
شیطان نے ان کے برے اعمال کوان کے لیے آراستہ کردیاہے..بس اس نے ان کوسیدھے راستے سے روک دیاہے.بس وہ ہدایت پرنہیں .یہاں تک کہ وہ اس اللہ تعالی کوسجدہ نہیں کرتے....جوزمین اورآسمانوں کی پوشیدہ چیزوں کوجانتاہے..اوروہ جانتاہے.جوتم چھپاتے ہو۔اورجوتم ظاہرکرتے ہو..اللہ ہی ہے.اس کےسواکوئی معبودنہیں.وہی عرش عظیم کارب ہے... سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ توسچ کہتاہے یاتوجھوٹوں میں سے ہے...جامیرے اس خط کولےجااوران کی طرف پھینک دے.پھران سے ہٹ جااوردیکھ کے وہ کیاجواب دیتے ہیں.ملکہ کہنےلگی.اےمیرے سردارو مجھےایک قابل احترام خط ملاہے...بےشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے.اوروہ یہ ہےا۔اللہ کے نام سے جوبڑامہربان نہایت رحم کرنے والاہے.میرے مقابلےمیں سرکشی نہ کرو۔اور مسلمین بن کرمیرے پاس آجاؤ۔ملکہ نے کہا۔اے سردارو مجھے اس کام میں مشورہ دو۔میں کسی معاملےمیں اس وقت تک فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس موجودنہ ہو.انہوں نے کہا کہ ہم نہایت طاقتوراورسخت جنگجوہیں.اورسب اختیارآپ کوہے..بس آپ غورکرلیں..جوآپ حکم دیں.اس نے کہابادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں۔ تواس کوتباہ کردیتے ہیں.اس کےمعززلوگوں کوذلیل کردیتے ہیں۔اور.یہ لوگ بھی اسی طرح کریں گے.بےشک میں ان کی طرف کچھ تحفے بھیجتی ہوں پھردیکھتی ہوں. کہ قاصدکیاجواب لاتے ہیں.جب وہ قاصدسلیمان کے پاس آئےتوسلیمان نے کہا کیاتم مال سے میری مددکرناچاہتے ہو۔سواللہ تعالی نے جومجھےعطاکیاہے۔اس سےبہترہے۔جوتمہیں دیاہے.بلکہ تم ہی اپنےتحفوں پرخوش رہو.واپس ان کے پاس لوٹ جاؤ .ہم ان پر ایسےلشکرسے چڑھائی کریں گے.ان کےمقابلےکی ان میں طاقت نہ ہوگی۔ہم ان کووہاں سےذلیل کرکےنکال دیں گےاوروہ سخت رسواہوں گے.سلیمان نے کہا۔اے سردارو.تم میں سےکون میرے پاس اس کاتخت لائےگا.اس سے.پہلےکہ وہ مسلمین بن کرمیرے پاس آئیں.جنات میں سےایک دیونےکہا.اس سے پہلےکہ اپ اپنی جگہ سے اُٹھیں یعنی کہ دربار برخاست ہونے سے پہلے میں لےآؤں گا..اوربےشک میں طاقتورقابل ایمان دارہوں۔ جس کے پاس کتاب کاعلم تھااس نے کہا.میں یہ آپ کے پاس اپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے پیش کردوں گا۔سلیمان نے جب اسے اپنے پاس رکھاہوادیکھا.تواس نے کہا کہ یہ میرے رب کافضل ہے.تاکہ وہ مجھے آزمائیں کہ میں شکرکرتا ہوں یاکفرکرتاہوں اورجوشکرکرتاہےتووہ اپنے لیےہی کرتاہےاورجوکوئی کفرکرتاہےتومیرا رب اس سے بےنیازعزت والاہے.. سلیمان نے کہاکہ اس تخت کی شکل بدل ڈالو۔تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ ہدایت پانے والوں میں سے ہےیاان لوگوں میں سے ہےجوہدایت نہیں پاتے.پھرجب وہ آئی تواس سے کہاگیاکہ اپ کاتخت اس جیساہے ۔اس نے کہا یہ توگویابالکل وہی ہے.اس سے پہلےہمیں آپ کاعلم ہوچکاتھااورہم مسلمین بن کرآگئے ہیں۔.اوراب تک اس بات نے روک رکھاتھاکہ وہ اللہ کےسوادوسروں کی بندگی کرتی تھی ۔بیشک وہ کافرقوم میں سےتھی...اس سے کہاگیاکہ محل میں داخل ہوجاؤ.اس نےفرش کودیکھاتواس سےگہراپانی سمجھا..اتنےدونوں پنڈلیاں کھول لیں یعنی اس نے دونوں پنڈلیوں سےکپڑااٹھالیا۔سلیمان نےکہا۔بےشک یہ توایک محل ہےجوشیشوں سےبنایاگیاہے۔ اس نےکہا۔اےمیرےرب میں اپنےاپ پرظلم کرتی رہی۔اب میں اسلام لاتی ہوں اورسلیمان کے ساتھ اللہ تعالی پرایمان لاتی ہوں
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا
ان آیات میں ملکہ سباکودکھایاگیاہےجوایک پڑھی لکھی ملکہ ہے.جوخط کوپڑھ کرسناتی ہے۔

اس کے زبردست حکومت کی تعریف اللہ تعالی نے بھی کی ہے ہدہد کی اطلاعات کے مطابق .. ملکہ اوراس کی قوم سورج کی بندگی کرتی ہے... حضرت سلیمان علیہ السلام ان کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں . کس طرح یہ ملکہ سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کرتی ہے.. اور مسلم بن جاتی ہے. ان آیات میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام اس ملکہ کو کو صرف علم ور دانائی کی وجہ سے جانچتے ہیں. اور انہی چیزوں کی بدولت اس کو شکست دیتے ہیں ملکہ کے پاس وسائل کی فراوانی ہے.. جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالی کے رسول ہیں. اور اللہ تعالی نے ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے. جن دیو ان کے غلام ہیں اور ان کے حکم کے پابند ہیں. یہ رسول اپنے علم اور دانائی اور سوچ بچار کی بدولت اس کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں اور ملکہ بھی اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی دانائی علم اور عقل کو مدنظر رکھتی ہے . جبکہ سلیمان علیہ السلام ملکہ کی نسبت کہتے ہیں. کہ دیکھتے ہیں کہ وہ ہدایت پانے والوں میں ہے یا نہیں.

جبکہ اپنا تخت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں دیکھنے کے بعد ملکہ کہتی ہے۔ اس سے پہلے ہمیں آپ کا علم ہو چکا تھا اور اور ہم مسلمین بن کر آ گئے ہیں۔

خواتین وحضرات

اپ نے دیکھا اس کتاب میں میں نے بہت سارے رسولوں کے واقعات دکھائے . جس میں اپ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنے رسول کی اطاعت نہ کی. اور مسلم نہ بنے اور ان کے لائے پیغام کو جھٹلا دیا

سلیمان علیہ السلام جب ایک ملکہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں ...... اس ملکہ کی زبردست حکومت کی تعریف اللہ تعالی بھی کرتے ہیں... ان ایات میں حضرت سلیمان علیہ السلام ملکہ کو علم اور دانائی کی بنیاد پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں. اور وہ ملکہ اس دعوت کو دانائی اور علم کی بنیاد پر پرکھ کر قبول کرتی ہے . ان ایات میں حضرت سلمان علیہ السلام بڑی حکمت عملی کے ذریعے خط کے ذریعے ملکہ کو اسلام کی دعوت دیتے ہیں. وہ جب ملکہ کو خط لکھتے ہیں تو سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے ہیں اور پھر دوٹوک بات کرتے ہیں کہ سرکشی چھوڑ کر مسلمین بن جاؤ.. چونکہ اس خاتون کی حکومت بہت مضبوط ہے۔ مگر وہ اپنے سرداروں سے مشورہ کرتی ہے کہ وہ کیا کرے۔ سردار اسے کہتے ہیں کہ ہم بہت سخت جنگجو ہیں۔ اور اپ کے اشارے کے منتظر ہیں. مگر ملکہ سوچ بچار سے کام لیتی ہے. اور علم اور دانائی کی بنیاد پر اپنی قوم کو جنگ سے بچا لیتی ہے..۔ اور اس طرح اپنے دانشمند ہونے کا اظہار کرتی ہیں. وہ یہ دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے کہ اس کے تخت جیسا تخت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہے. تو وہ فورا مسلم بن جاتی ہے کیونکہ وہ سلیمانؑ کے بارے میں پہلے سے جانتی تھی ۔اور پھر وہ شیشوں کے فرش کو پانی سمجھ لیتی ہے۔ تو وہ یہ جان لیتی ہے کہ سلیمان علیہ السلام کا علم اس سے بہت زیادہ ہے۔ وہ اور اس کی قوم سورج کے پجاری ہوتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالی کا تعارف جان لیتی ہے. تو وہ بھانپ لیتی ہے کہ وہ غلطی پر ہیں . تو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اسلام لا کر ایمان بن جاتی ہے.

خواتین وحضرات

میں نے قران پاک سے رسول کی اطاعت کرنے والے جتنے بھی لوگوں کو دکھایا تو اپ نے دیکھا کہ ان کی اکثر قوم نے ان کی اطاعت نہ کی۔ مگر جو ملکہ تھی اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کی اور سرکشی نہ دکھائی. کیونکہ وہ سلیمانؑ کے بارے میں پہلے سے جانتی ہے۔ وہ جان گئی کہ. جن کا وزیر اطلاعات ایک ہدہد ہے . اور جو اس کے تخت جیسا تخت بنا سکتے ہیں یا جو اس کے تخت کو اٹھا کر لے کے جا سکتے ہیں اس طرح کا فرش بنا سکتے ہیں جس کو وہ پانی سمجھ رہی ہو تو وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں. کیونکہ وہ علم اور عقل میں اس سے بہت زیادہ ہیں۔ اس طرح اس نے اپنی دنیا کو بھی بچایا اور اس نے اپنی آخرت کو بھی بچایا. اور وہ سلیمانؑ کے ساتھ ایمان لا کر مسلم بن گئی. اس طرح اس نے اپنی قوم کو ایک خوفناک جنگ سے بچا لیا۔

خواتین حضرات

ہمیں ان ایات سے پتہ چلا کہ جب ملکہ نے تخت کو پہچان لیا. تو اس نے فورا سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ مجھے اپ کے بارے میں پہلے سے ہی علم ہو چکا تھا.. ہم مسلمین بن کر آ گئے ہیں. یعنی اسلام قبول کر چکے ہیں . ملکہ نے اقرار کیا کہ جس چیز نے اللہ تعالی سے روکا ہوا تھا وہ اس کا عقیدہ تھا کہ وہ اللہ تعالی کے سوا دوسروں کی بندگی کرتی تھی. وہ اللہ تعالی کی ایک نافرمان قوم میں سے تھی. اس کے بعد جب اس نے شیشے کا فرش دیکھا. اس نے اسے پانی سمجھ کر پانی سے گزرنے کی تیاری کی یعنی اپنے کپڑے سمیٹے . جیسا کہ ہم بھی پانی میں سے گزرنے سے پہلے اپنے کپڑے سمیٹتے ہیں اسی طرح کی سچویشن ہے. مگر جب سلیمان علیہ السلام نے اسے بتایا کہ یہ پانی نہیں ہے بلکہ یہ شیشے کا فرش ہے.. یہ محل شیشوں سے بنایا گیا ہے. تو اس نے کہا میں اسلام لاتی ہوں اور سلیمان کے ساتھ اللہ تعالی پر ایمان لاتی ہوں. اس نے کہا کہ اے میرے رب میں اپنے اوپر ظلم کرتی رہی یعنی شرک کرتی رہی... قران پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ

بے شک شرک عظیم ظلم ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں تمام گناہوں کی معافی کا وعدہ تو کرتا ہے مگر شرک کی معافی ہرگز نہیں۔۔...

اپ نے دیکھا کہ ملکہ اپنے علم اور دانائی کی بدولت شرک سے بچ گئی۔۔۔۔ اسلام لائی اور ایمان والی بن گئی

سوال ۔۔۔ ان ایات میں ہدہد جو وزیر اطلاعات ہے اس نے کیا خبر دی اور تبلیغ کا کیا پیغام دیا.

جواب .. اس نے توقف کیا یعنی تھوڑا سانس لیا اور کہا. میں اپ کے پاس وہ خبر لایا ہوں. جو اپ نہیں جانتے... میں اپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں. بے شک میں نے وہاں ایک عورت کو پایا ہے. جو ان پر حکومت کرتی ہے. اور اسے ہر چیز دی گئی ہے. اس کا ایک بہت بڑا تخت ہے.. میں. نے اس کو اور اس کی قوم کو اللہ تعالی کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے... اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوبصورت کر دیے ہیں.... بس اس نے ان کو سیدھے راستے سے روک دیا ہے. سو وہ ہدایت پر نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کو سجدہ نہیں کرتے۔ جو اسمانوں اور زمینوں کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کرتا ہے..... اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو.. اللہ ہی ہے. اس کے سوا کوئی معبود

نہیں۔جوعرش عظیم کا رب ہے..
خواتین وحضرات
آپ نے دیکھا کہ ہدہد بھی ایک معجزہ ہے۔جو باتیں کرتا ہے اور سمجھتا ہے۔اوراس کے پاس اللہ تعالیٰ کے بارے میں گراں قدر علم موجود ہے۔

مولوی کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے کبھی عورتوں کی طرف وحی نہیں بھیجی۔

مولوی کہتا ہے۔

۔اللہ تعالیٰ نے کبھی عورتوں کی طرف وحی نہیں بھیجی۔کیا قرآن پاک میں مریم علیہ السلام اوران کی والدہ اور موسیٰ کی والدہ۔

اور یہ دیکھیں۔

- سورہ مریم آیات 16 تا 34 پارہ 16

اوراس کتاب میں مریم کا ذکر کیجیے۔جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر مشرق کی طرف ایک مکان میں چلی گئی۔پھران سے پردہ ڈال لیا۔پھر ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا ۔اوروہ ان کے سامنے ہوبہوایک انسان بن گیا۔مریم کہنے لگی۔اگر تم پرہیزگار ہو۔تو میں تم سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں۔اس نے کہا کہ میں تمھارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔تا کہ میں تمھیں ایک پاکیزہ غلام عطا دوں۔اُس نے کہا میرا غلام کیسے ہوگا۔حالانکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں۔اورنہ میں بدکار رہوں۔اُس نے کہا۔اسی طرح ہوگا آپ کے رب نے فرمایا ہے۔کہ یہ کام میرے لیے آسان ہے۔اور یہ اسلیے کہ ہم اسے لوگوں کے لیے معجزہ اور رحمت بنا دیں۔اور یہ ایک حکم طے ہو چکا ہے۔پھر وہ حاملہ ہوگئیں۔پھراس کے ساتھ وہ ایک دور مکان میں چلی گئیں۔پھر دردزہ انہیں کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی۔پھر نچلی طرف سے آواز آئی۔ کہ غم نہ کھاؤ۔تمھارے رب نے نیچے کی طرف سے چشمہ جاری کر دیا ہے۔اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر ہلاؤ۔اس سے تم پر تازہ تازہ کھجوریں گریں گی۔تو کھاؤ۔اور پیو۔اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔پھر تم اگر کسی انسان کو دیکھو۔تو کہہ دو۔کہ میں نے رحمان کے لیے ایک روزے کی نذر مان رکھی ہے۔اس لئے آج ہرگز کسی انسان سے نہ بولوں گی ۔پھر وہ بچے کو اٹھائے ہوئے قوم کی طرف آئیں۔انہوں نے کہا ۔یہ تو نے بہت برا کام کیا ہے۔اے ہارون کی بہن تمھارا باپ کوئی برا آدمی نہیں تھا۔اورنہ تمھاری ماں بدکار تھیں۔پھرمریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔وہ بولے کہ ہم گود کے بچے سے کس طرح بات کریں۔عیسیٰ نے کہا۔بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا غلام ہوں اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے۔اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔اور جہاں کہیں میں رہوں۔اس نے مجھے برکت والا بنایا ہے۔جہاں کہیں میں رہوں۔اور جب تک میں زندہ رہوں۔مجھے نماز اور زکواۃ کا حکم دیا ہے۔اور مجھے اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا ہے۔اوور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا۔اورسلام ہو۔مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور زندہ کر کے اُٹھایا جاؤں گا۔یہ عیسیٰؑ ابن مریم ہے۔وہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات
ان آیات میں عیسیٰؑ کا مکمل خطاب دکھایا گیا ہے۔جو وہ پیدا ہوتے ساتھ ہی لوگوں سے کرتے ہیں۔جب ان کی ماں ان کو لوگوں کے پاس لاتی ہے۔
رحمت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔رسول ﷺ کو بھی رحمت بنا کر بھیجا گیا کیونکہ انہوں نے رحمت یعنی قرآن پاک لوگوں تک پہنچایا۔اسی طرح عیسیٰؑ اللہ تعالیٰ کا کلام تھے۔بذات خود رحمت تھے اور معجزہ تھے۔ان آیات میں عیسیٰؑ کو بھی رحمت اور معجزہ کہا گیا ہے۔یہ ہے وہ سچا واقعہ جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔